ماہنامہ انصار اللہ

بیت یادگار (فضل عمر ہسپتال ربوہ)

وہ مقام جہاں ۲۰ ستمبر ۱۹۴۸ء کو حضرت مصلح موعود نے افتتاح ربوہ کے وقت نماز ظہر پڑھائی

بیت مبارک (ربوہ میں تعمیر ہونے والی پہلی باقاعدہ بیت الذکر)

ستمبر 2010ء
تبوک 1389 ھش

ایڈیٹر
محمد محمود طاہر

شہداء کی عید

حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے خطبہ عید الفطر 20/جون 1985ء میں فرمایا:۔

''میں تم سے یہ کہتا ہوں کہ تم بھی وہی عید مناؤ اور اس پر صبر کرو اور خدا کا شکر ادا کرو اور تم وہ عید مناؤ جو عیسیٰ ابن مریم یعنی مسیح اول کو اور ان کے حواریوں کو نصیب ہوئی تھی اور بعد میں آنے والوں کی عیدوں سے پناہ مانگو۔ ہاں تم وہی عید مناؤ جو ناصر شہید اور اس کے اہل و عیال کی عید ہے، وہی عید مناؤ جو عبد القادر شہید اور ان کے اہل و عیال کی عید ہے، وہی عید مناؤ جو عبد الحمید شہید اور ان کے اہل و عیال کی عید ہے، وہی عید مناؤ جو قریشی عبد الرحمٰن شہید اور ان کے اہل و عیال کی عید ہے اور وہی عید مناؤ جو انعام الرحمان شہید اور اس کے اہل و عیال کی عید ہے اور وہ عید مناؤ جو عبد الرزاق شہید اور اس کے اہل و عیال کی عید ہے اور وہ عید مناؤ جو عقیل بن عبد القادر شہید اور ان کے اہل و عیال کی عید ہے۔ یہ وہ خوش نصیب ہیں جو آخرین میں پیدا ہوئے لیکن اولین سے ملا دیئے گئے۔ کتنا عظیم خدا کا احسان ہے کہ چودہ سو سال کی فصیلیں پاٹ دی گئیں اور آخرین سے نکال کر خدا نے انہیں اولین سے ملا دیا۔ کتنی عظیم الشان عید ہے جو آسمان سے نازل ہوئی ہے ہمارے لئے اور تمہارے لئے اور ہم سب کے لئے اس عید کو حقیقت میں ان شہداء کے اہل و عیال بڑے صبر اور رضا و شکر کے ساتھ منا رہے ہیں اور باقی احمدیوں کے لئے اس میں گہرے سبق ہیں۔''

(خطبات طاہر عیدین صفحہ 41)

احمدی انصار کی تعلیم و تربیت کیلئے

ماہنامہ

انصار اللہ

ایڈیٹر: محمد محمود طاہر

تبوک 1389 ہش ستمبر 2010ء

جلد ------------------------ 51-

شمارہ ------------------------ 09

فون نمبر 047-6212982 ۔ فیکس 047-6214631

ای میل ansarullahpakistan@gmail.com

نائبین

☆ ریاض محمود باجوہ

☆ محمود احمد اشرف

☆ مبشر احمد خالد

پبلشر: عبدالمنان کوثر

پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ

کمپوزنگ اینڈ ڈیزائننگ: فرحان احمد ذکاء

مقام اشاعت: دفتر انصار اللہ

دار الصدر جنوبی، چناب نگر (ربوہ)

مطبع: ضیاء الاسلام پریس

شرح چندہ پاکستان

سالانہ .... 150 روپے

قیمت فی پرچہ .... 15 روپے

اس شمارہ میں

اداریہ 2

القرآن والحدیث 3

ارشادات حضرت مسیح موعودؑ 4

آنحضرتﷺ کا ایک احسان 5

حضرت مصلح موعودؓ کا ایک الہام 6

حضور انور کی طرف سے دعاؤں کی تحریک 7-9

عید الفطر کے مسائل اور برکات 10-11

عید سعید اور ہماری ذمہ داریاں (حنیف احمد محمود) 12-15

۲۰ ستمبر ۱۹۴۸ء ربوہ کا افتتاح (محمد محمود طاہر) 16-21

اشکوں کے چراغ (ڈاکٹر پرویز پروازی) 22-24

نظم 25

جلسہ سالانہ برطانیہ ۲۰۱۰ء (مبشر احمد خالد) 26-29

انگریز کی تعریف (ظفر اللہ خان طاہر) 30-35

اخبار مجالس 36-37

نتیجہ امتحان سہ ماہی دوم 2010ء (نظامت تعلیم) 38-40

عید مبارک

اداریہ

حقیقی عید

جولوگ رمضان المبارک کے مقدس ایام ذکر اور عبادات الٰہی میں گزارتے اور اللہ کے حکم کے مطابق روزے رکھتے ہیں اور محض اللہ تعالیٰ کی خاطر حلال چیزوں کو بھی اپنے لئے روک لیتے ہیں ایسے روزے داروں کے لئے اللہ تعالیٰ نے عید کی خوشی کا دن رکھا ہے۔ یہ شکرانِ نعمت کا دن ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں رمضان کی برکات سے حصہ لینے کی توفیق عطا کی۔

خوشی کے اس موقع پر ہمیں اپنے غریب اور مجبور بھائیوں کو بھی شریک کرنا ہے۔ پاکستان اس وقت سیلاب کی آفت سے گزر رہا ہے جس سے کروڑوں لوگ متاثر ہوئے ہیں ہمیں ان متاثرین کو بھی اپنی عید کی خوشیوں میں شامل کرنا ہے۔ ۲۸ رمئی کے سانحہ لاہور کو گزرے ابھی چند ماہ ہی گزرے ہیں اس کے بعد یہ پہلی عید ہے۔ ہمیں شہدائے احمدیت کے خاندانوں کو بھی عید کی ان خوشیوں میں یاد رکھنا ہے۔ ان زخمیوں کو بھی جن میں بعض کے زخم بھر گئے ہیں اور کئی زخم ابھی مندمل نہیں ہوئے انہیں بھی اور اسیران راہ مولیٰ اور ان کے خاندانوں کو عید کی خوشیوں میں شامل رکھنا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو حقیقی خوشیاں نصیب کرے اور دکھی انسانیت کا دکھ دور فرمائے۔

حقیقی عید کے تقاضوں کی طرف متوجہ کرتے ہوئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

> ’’آج ہم عید کا دن منا رہے ہیں کیونکہ ہم نے رمضان میں تقویٰ اختیار کرتے ہوئے روزے رکھے اور جائز کاموں سے بھی رک گئے اور اطاعت کی۔ اور آج ہم خوشیاں منا رہے ہیں کہ خدا کا حکم ہے کہ رمضان میں عبادتوں، ذکر الٰہی اور خدا کی رضا کے لئے جو کوششیں کرنے کی توفیق عطا ہوئی اس کے شکرانے کے طور پر یہ عید ہے۔ اس دن خوشی منانے کا حکم ہے۔ لیکن یہ پکنک نہیں کہ کھاؤ پیو اور اچھے کپڑے پہنو اور نیک کاموں سے غافل ہو جاؤ۔ بلکہ بطور شکرانے کے عید منا رہے ہیں اور شکر یہی ہے کہ عبادتوں کو اس طرح باقاعدگی سے کریں کہ ہمارا ہر روز روزِ عید بن کر طلوع ہو۔ رمضان کے روزے بھی اطاعت کرتے ہوئے رکھے ہیں اور آج عید بھی اس کی اطاعت کرتے ہوئے منا رہے ہیں اس لئے تقویٰ پر قدم مارتے ہوئے عبادتوں کے معیار بلند کرنے کی طرف توجہ دیں۔‘‘

(الفضل 19 راکتوبر 2007ء)

☆☆☆

القرآن

دین قیّمہ

وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۙ حُنَفَآءَ وَ يُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوا الزَّكٰوةَ وَ ذٰلِكَ دِيْنُ الْقَيِّمَةِ ۝ (البینۃ : ٦)

ترجمہ: اور وہ کوئی حکم نہیں دیئے گئے سوائے اس کے کہ وہ اللہ کی عبادت کریں' دین کو اُس کے لئے خالص کرتے ہوئے' ہمیشہ اس کی طرف جھکتے ہوئے اور نماز کو قائم کریں اور زکوۃ دیں اور یہی قائم رہنے والی اور قائم رکھنے والی تعلیمات کا دین ہے۔

☆☆☆

حدیث نبوی ﷺ

عید کے روز تقویٰ! اطاعت اور مالی قربانی کی نصیحت

حضرت جابرؓ روایت کرتے ہیں کہ میں نے آنحضورؐ کے ساتھ نماز عید پڑھی آنحضورؐ نے خطبہ سے پہلے بغیر اذان اور اقامت کے نماز عید پڑھائی ۔نماز ختم ہوئی تو آپؐ بلالؓ کا سہارا لے کر کھڑے ہوئے اللہ کی حمد وثناء کے بعد لوگوں کو وعظ ونصیحت کی اور اپنی اطاعت کی تلقین فرمائی۔ پھر آپؐ عورتوں کی طرف تشریف لے گئے بلالؓ بھی آپؐ کے ساتھ تھے۔آپؐ نے عورتوں کو اللہ کا تقویٰ اختیار کرنے کا حکم دیا اور انہیں وعظ ونصیحت فرمائی۔ اللہ کی حمد وثناء بیان کرنے کے بعد آپؐ نے عورتوں کو اپنی اطاعت کی تلقین کی اور پھر فرمایا کہ صدقہ وخیرات کیا کرو کیونکہ تم میں سے اکثر جہنم کا ایندھن بننے والی ہیں تب ایک غریب عورت نے پوچھا یا رسول اللہؐ ہم میں سے اکثر جہنم میں کیوں جائیں گی؟ اس پر آپؐ نے فرمایا تم گلے شکوے بہت کرتی ہو اور خاوندوں کی نافرمانی کرتی ہو۔اس پر عورتوں نے اپنے زیورات ہار، جھمکے اور انگوٹھیاں وغیرہ اُتار کر صدقہ کے لئے بلالؓ کے کپڑے میں ڈالنا شروع کر دیئے۔ (سنن نسائی کتاب صلوٰۃ العیدین: حدیث نمبر :1784)

☆☆☆☆

بنی نوع انسان پر شفقت وہمدردی

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

''غرض نوع انسان پر شفقت اور اس سے ہمدردی کرنا بہت بڑی عبادت ہے اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے یہ ایک زبردست ذریعہ ہے۔ مگر مَیں دیکھتا ہوں کہ اس پہلو میں بڑی کمزوری ظاہر کی جاتی ہے۔ دوسروں کو حقیر سمجھا جاتا ہے، ان پر ٹھٹھے کئے جاتے ہیں۔ ان کی خبرگیری کرنا اور کسی مصیبت اور مشکل میں مدد دینا تو بڑی بات ہے۔ جو لوگ غرباء کے ساتھ اچھے سلوک سے پیش نہیں آتے بلکہ ان کو حقیر سمجھتے ہیں مجھے ڈر ہے کہ وہ خود اس مصیبت میں مبتلا نہ ہو جاویں۔ اللہ تعالیٰ نے جن پر فضل کیا ہے اس کی شکرگزاری یہی ہے کہ اس کی مخلوق کے ساتھ احسان اور سلوک کریں اور اس خداداد فضل پر تکبر نہ کریں اور وحشیوں کی طرح غرباء کو کچل نہ ڈالیں۔'' (ملفوظات جلد چہارم صفحہ: ۴۳۸-۴۳۹)

پھر فرماتے ہیں:

''اب تم میں ایک نئی برادری اور نئی اخوت قائم ہوئی ہے۔ پچھلے سلسلے منقطع ہو گئے ہیں۔ خدا تعالیٰ نے یہ نئی قوم بنائی ہے جس میں امیر، غریب، بچے، جوان، بوڑھے ہر قسم کے لوگ شامل ہیں۔ پس غریبوں کا فرض ہے کہ وہ اپنے معزز بھائیوں کی قدر کریں اور عزت کریں اور امیروں کا فرض ہے کہ وہ غریبوں کی مدد کریں ان کو فقیر اور ذلیل نہ سمجھیں کیونکہ وہ بھی بھائی ہیں۔ گو باپ جدا جدا ہوں مگر آخر تم سب کا رُوحانی باپ ایک ہی ہے اور وہ ایک ہی درخت کی شاخیں ہیں۔''

(ملفوظات جلد دوم صفحہ: ۲۶۵)

آنحضرت ﷺ کا ایک احسان میلوں کی اصلاح

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل نور اللہ مرقدۂ فرماتے ہیں:

’’ہمارے نبی کریم ﷺ کے جہاں بڑے بڑے احسانات ہیں، ان میں میلوں کی اصلاح بھی ہے۔ چونکہ یہ ایک فطرتی بات تھی اس لئے ان کو ضائع نہیں کیا، صرف اصلاح کردی۔ اور وہ یوں کہ جہاں ہر رسم و رواج کو اللہ تعالیٰ کی تعظیم اور شفقت علی خلق اللہ کے نیچے رکھ لیا وہاں ان میلوں میں بھی یہی بات پیدا کردی مثلاً عید کا میلہ ہے۔ آپؐ نے اوّل تو تکبیر کو لازم ٹھہرایا اور خدا کی تعظیم کے اظہار کے لئے وہ لفظ مقرر کیا جس سے بڑھ کر کوئی لفظ نہیں۔ صفات میں اکبر سے بڑھ کر کوئی لفظ نہیں اور جامع جمیع صفات کاملہ ہونے کے لحاظ سے اللہ سے بڑھ کر اس مفہوم کو کوئی ظاہر نہیں کرسکتا۔

مخلوق پر شفقت کرنے کے لئے رمضان کی عید میں صدقۃ الفطر کو لازم ٹھہرایا یہاں تک کہ نماز میں جب جاوے تو اس کو ادا کرلے اور پھر یہ صدقہ خاص جگہ جمع کرے تا کہ مساکین کو یقین ہوجائے کہ ہمارے حقوق کی حفاظت کی جائے گی۔ .... پس کیا ہی مستحق ہے صلوٰۃ و سلام کا وہ رسول جس نے ہمیں ایسی عمدہ راہ دکھائی۔ یہ چیزیں صرف اسی بات کے لئے تھیں کہ اللہ کی نسبت فرائض جو انسان کے ہیں اور جو فرائض مخلوق کی نسبت ہیں ان کو پورا کریں۔ مگر دنیا کے کسی میلے کو دیکھ لو، ان میں یہ حق و حکمت کی باتیں نہیں ہیں جو عیدین میں ہیں‘‘۔ (خطبات نور صفحہ: ۴۳۰)

☆☆☆

حضرت مصلح موعود کا ایک الہام

17، 18/ مارچ 1951ء

فرمایا: 17 یا 18/ مارچ کی شب کو مجھے یہ الہام ہوا کہ

''سندھ سے پنجاب تک دونوں طرف متوازی نشان دکھاؤں گا''

جس وقت یہ الہام ہو رہا تھا میرے دل میں ساتھ ہی ڈالا جاتا تھا کہ متوازی کا لفظ دونوں طرف کے ساتھ لگتا ہے اور دونوں طرف سے مراد یا تو دریائے سندھ کے دونوں طرف ہیں اور یا ریل یا سڑک کے دونوں طرف ہیں جو کراچی اور پاکستان کے مشرقی علاقوں کو ملاتی ہے۔

اسی طرح میرے دل میں یہ ڈالا گیا کہ یہ نشان ہمارے لئے مبارک اور اچھے ہوں گے۔ یہ ضروری نہیں کہ ہر مبارک چیز اپنی ساری شکل میں ہی خوش کن بھی ہو۔ بعض دفعہ انذاری نشان بھی خدائی سلسلوں کے لئے مبارک ہوتے ہیں کیونکہ انکے ذریعہ سے لوگوں کی توجہ صداقت کے قبول کرنے کی طرف پھر جاتی ہے۔ بہرحال اس الہام سے ظاہر ہے کہ کوئی ایسا بڑا نشان یا ایسے کئی نشان ظاہر ہوں گے جو کہ دریائے سندھ کے جنوبی علاقوں یا شمالی علاقوں یا ریل کے جنوبی علاقوں یا شمالی علاقوں میں عمومیت کے ساتھ وسیع اثر ڈالیں گے۔ جس کے یہ معنی بھی بنتے ہیں کہ شمالی اور جنوبی سندھ یا بلوچستان تک ان کا اثر جائے گا اور ادھر دریائے سندھ کے اس پار بھی اور اس پار بھی یعنی ڈیرہ غازیخان، میانوالی، کیمل پور اور صوبہ سرحد کے علاقوں تک بھی اس کا اثر جائے گا یا ان علاقوں میں سے اکثر حصوں پر ان کا اثر پڑے گا۔ ''دونوں طرف'' سے یہ شبہ پڑتا ہے کہ خدانخواستہ اس سے کسی طوفان کی طرف اشارہ نہ ہو کیونکہ **بظاہر دونوں طرف ظاہر ہونے والا نشان دریا کی طغیانی معلوم ہوتی ہے لیکن** چونکہ اللہ تعالیٰ نے اس کی وضاحت نہیں فرمائی ہمیں بھی اس انتظار میں رہنا چاہیے کہ خدا تعالیٰ جس صورت میں چاہے نشان دکھائے۔ ہاں یہ ضرور بتایا گیا ہے کہ یہ نشان ہمارے لئے کئی رنگ میں مبارک ہوگا۔ (رؤیا و کشوف سیدنا محمود صفحہ ۴۲۷ الہام نمبر ۵۱۸)

اللہ تعالیٰ ہماری قوم کو ہدایت دے، خود ان کی حفاظت فرمائے اور خدا کرے کہ وہ اپنے مولائے حقیقی کی رضا حاصل کر کے اسکی ناراضگی کے نتائج سے بچنے والی ہو۔ آمین

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے

دعاؤں کی تحریک

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ برطانیہ کے افتتاحی خطاب فرمودہ 30 جولائی 2010ء میں درج ذیل دعائیں پڑھنے کی تلقین فرمائی ہے۔ ہمارا فرض ہے کہ نہ صرف ہم خود ان دعاؤں کو یاد کریں بلکہ اپنے گھر میں سب کو یاد کروائیں اور پڑھنے کی تلقین کریں۔

☆ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ حُبَّکَ وَ حُبَّ مَنْ یُّحِبُّکَ وَالْعَمَلَ الَّذِیْ یُبَلِّغُنِیْ حُبَّکَ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ حُبَّکَ اَحَبَّ اِلَیَّ مِنْ نَّفْسِیْ وَاَھْلِیْ مِنَ الْمَاءِ الْبَارِدِ ۔ اے میرے اللہ میں تجھ سے تیری محبت مانگتا ہوں اور ان لوگوں کی محبت جو تجھ سے پیار کرتے ہیں اور اس کام کی محبت جو مجھے تیری محبت تک پہنچا دے۔ اے میرے خدا ایسا کر کہ مجھے تیری محبت اپنی جان، اپنے اہل وعیال اور ٹھنڈے (شیریں) پانی سے بھی زیادہ پیاری اور اچھی لگے۔

☆ اَللّٰھُمَّ اقْسِمْ لَنَا مِنْ خَشْیَتِکَ مَا تَحُوْلُ بَیْنَنَا وَ بَیْنَ مَعَاصِیْکَ وَمِنْ طَاعَتِکَ مَا تُبَلِّغُنَا بِہٖ جَنَّتَکَ وَمِنَ الْیَقِیْنِ مَا یُھَوِّنُ بِہٖ عَلَیْنَا مُصِیْبَاتِ الدُّنْیَا وَ مَتِّعْنَا بِاَسْمَاعِنَا وَاَبْصَارِنَا وَ قُوَّتِنَا مَا اَحْیَیْتَنَا وَاجْعَلْہُ الْوَارِثَ مِنَّا وَاجْعَلْ ثَارَنَا عَلٰی مَنْ ظَلَمَنَا وَانْصُرْنَا عَلٰی مَا عَادَانَا وَلَا تَجْعَلْ مُصِیْبَتَنَا فِیْ دِیْنِنَا وَلَا تَجْعَلِ الدُّنْیَا اَکْبَرَ ھَمِّنَا وَ لَا مَبْلَغَ عِلْمِنَا وَلَا تُسَلِّطْ عَلَیْنَا مَنْ لَّا یَرْحَمُنَا ۔

اے میرے اللہ تو ہمیں اپنا خوف عطا کر جسے تو ہمارے اور گناہوں کے درمیان روک بنادے اور ہم سے تیری نافرمانی سرزد نہ ہو اور ہمیں اطاعت کا وہ مقام عطا کر جس کی وجہ سے تو ہمیں جنت میں پہنچادے اور اتنا یقین بخش جس کی وجہ سے دنیا کے مصائب تو ہم پر آسان کردے۔ اے میرے اللہ! ہمیں اپنے کانوں، اپنی آنکھوں اور اپنی طاقتوں سے زندگی بھر صحیح صحیح فائدہ اٹھانے کی توفیق دے۔ اور ہمیں اس بھلائی کا وارث بنا۔ اور جو ہم پر ظلم کرے اس سے تو ہمارا انتقام لے۔ جو ہم سے دشمنی رکھتا ہے اس کے برخلاف ہماری مدد فرما۔ اور دین میں کسی ابتلاء کے آنے سے بچا اور ایسا کر کہ دنیا ہمارا سب سے بڑا غم اور فکر نہ ہو اور نہ یہ دنیا ہمارا مبلغ علم ہو، یعنی ہمارے علم کی پہنچ صرف دنیا تک ہی محدود نہ ہو اور ایسے شخص کو ہم پر مسلط نہ کر جو

ہم پر رحم نہ کرے اور مہربانی سے پیش نہ آئے۔

☆ اَللّٰھُمَّ لَکَ اَسْلَمْتُ وَبِکَ اٰمَنْتُ وَعَلَیْکَ تَوَکَّلْتُ وَاِلَیْکَ اَنَبْتُ وَبِکَ خَاصَمْتُ. اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِعِزَّتِکَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ اَنْ تُضِلَّنِیْ. اَنْتَ الْحَیُّ الَّذِیْ لَا یَمُوْتُ وَالْجِنُّ وَالْاِنْسُ یَمُوْتُوْنَ.

اے اللہ! میں تیری فرمانبرداری کرتا ہوں تجھ پر ایمان لاتا ہوں، تجھ پر توکل کرتا ہوں تیری طرف جھکتا ہوں تیری مدد سے دشمن کا مقابلہ کرتا ہوں، اے میرے اللہ! میں تیری عزت کی پناہ چاہتا ہوں تیرے سوا اور کوئی معبود نہیں، تو مجھے گمراہی سے بچا، تو زندہ ہے جس کو کبھی فنا نہیں اور جن و انس سب کے لئے فنا مُقَدَّر ہے۔

☆ اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُکَ فِیْ نُحُوْرِھِمْ وَ نَعُوْذُبِکَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ. اے اللہ! ہم تجھے ان کے سینوں میں رکھتے ہیں یعنی تیرا رعب ان کے سینوں میں بھر جائے اور ہم ان کے شر سے تیری پناہ میں آجائیں۔

☆ رَبِّ کُلُّ شَیْءٍ خَادِمُکَ رَبِّ فَاحْفَظْنِیْ وَانْصُرْنِیْ وَارْحَمْنِیْ. اے میرے رب! ہر ایک چیز تیری خدمت گزار ہے، اے میرے رب! پس مجھے محفوظ رکھ اور میری مدد فرما اور مجھ پر رحم فرما۔

☆ رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ مِنَ السَّمَاءِ. رَبِّ لَا تَذَرْنِیْ فَرْدًا وَاَنْتَ خَیْرُ الْوَارِثِیْنَ. رَبِّ اَصْلِحْ اُمَّتَ مُحَمَّدٍ. رَبَّنَا افْتَحْ بَیْنَنَا وَبَیْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَاَنْتَ خَیْرُ الْفَاتِحِیْنَ. اے میرے رب! مغفرت فرما اور آسمان سے رحم کر، اے میرے رب! مجھے اکیلا مت چھوڑ اور تو خیر الوارثین ہے، اے میرے رب! امتِ محمدیہ کی اصلاح کر، اے ہمارے رب! ہم میں اور ہماری قوم میں سچا فیصلہ کردے اور تو سب فیصلہ کرنے والوں سے بہتر ہے۔

☆ اَنْتَ وَلِیُّنَا فَاغْفِرْلَنَا وَارْحَمْنَا وَاَنْتَ خَیْرُ الْغَافِرِیْنَ. وَاکْتُبْ لَنَا فِیْ ھٰذِہِ الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ وَاِنَّا ھُدْنَا اِلَیْکَ. تو ہی ہمارا ولی ہے پس ہمیں بخش اور ہم پر رحم کر اور تو بخشنے والوں میں سب سے بہتر ہے اور ہمارے لئے اس دنیا میں بھی حسنہ لکھ دے اور آخرت میں بھی، یقیناً ہم تیری طرف آ گئے ہیں۔

☆ رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْلَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَکُوْنَنَّ مِنَ الْخَاسِرِیْنَ. اے ہمارے رب! ہم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا اور اگر تو ہمیں نہ بخشے اور ہم پر رحم نہ کرے تو ہم ضرور گھاٹا پانے والوں میں سے ہوں گے۔

☆ رَبَّنَا اَفْرِغْ عَلَیْنَا صَبْرًا وَّتَوَفَّنَا مُسْلِمِیْنَ اے ہمارے رب! ہم پر صبر انڈیل دے اور ہمیں (۔) ہونے کی حالت میں وفات دے۔

☆ رَبَّنَا لَاتُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ ھَدَیْتَنَا وَھَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْکَ رَحْمَۃً اِنَّکَ اَنْتَ الْوَھَّابُ.

اے ہمارے رب! ہمارے دل ٹیڑھے نہ کر دینا بعد اس کے جو تو نے ہمیں ہدایت دی اور ہمیں اپنے حضور سے رحمت عطا کر یقیناً

تو بہت عطا کرنے والا ہے۔

رَبَّنَا أَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّثَبِّتْ أَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ۔ اے ہمارے رب ہم پر صبر نازل کر اور ہمارے قدموں کو ثباتِ قدم بخش، اور کافر قوم کے خلاف ہماری مدد کر۔

دعاؤں اور عبادات کی طرف متوجہ کرتے ہوئے حضور انور نے فرمایا:۔

''ہمارے پاس دشمن کے مقابلے کی کوئی دنیاوی طاقت اور سامان نہیں ہے۔ مخالفین کو اپنی دولت پر مان ہے، ان کو اپنے جتھوں پر مان ہے، ان کو اپنے ہتھیاروں پر مان ہے، ان کو اپنے ظالمانہ قوانین کی پشت پناہی پر مان ہے لیکن ہمارا تو سب انحصار اور مان ہمارے پیارے خدا پر ہے اور ہونا چاہئے۔ حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْل۔ یہی ہمارا نعرہ ہے اور یہی ہمارا امان ہے۔ ہمارے سامنے تو یہی اسوہ ہے کہ:

عدو جب بڑھ گیا شور و فغاں میں   نہاں ہم ہو گئے یارِ نہاں میں

''پس آج ہماری کامیابی کا راز اسی میں ہے کہ دعاؤں، عبادتوں اور ذکرِ الٰہی پر بہت زور دیں۔ خدا تعالیٰ سے مدد مانگیں۔ اللہ تعالیٰ ہمارے دل میں اپنی خشیت پیدا کرے۔ اپنا خوف پیدا کرے اپنی محبت پیدا کرے اور اللہ تعالیٰ کی محبت سب محبتوں سے بڑھ کر ہمارے دل میں پیدا ہو جائے، اللہ تعالیٰ کی رضا ہمارا مقصود و مطلوب ہو جائے، آنحضرت ﷺ کی پیروی کرنے میں ہم ایک دوسرے سے بڑھنے والے ہوں، اللہ کرے کہ ایسا ہی ہو۔'' (افتتاحی خطاب جلسہ سالانہ یو۔کے 2010ء)

بد رسوم سے اجتناب:۔ بیاہ شادی کی بد رسوم کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

''ہماری قوم میں ایک یہ بھی بد رسم ہے کہ شادیوں میں صد ہا روپیہ کا فضول خرچ ہوتا ہے سو یاد رکھنا چاہئے کہ شیخی اور بڑائی کے طور پر برادری میں بھاجی تقسیم کرنا اور اس کا دینا اور کھانا یہ دونوں باتیں عند الشرع حرام ہیں اور آتشبازی چلانا اور رنڈی بھڑووں ڈوم ڈھاریوں کو دینا یہ سب حرام مطلق ہے ناحق روپیہ ضائع جاتا ہے اور گناہ سر پر چڑھتا ہے۔ سو اس کے علاوہ شرع شریف میں تو صرف اتنا حکم ہے کہ نکاح کرنے والا بعد نکاح کے ولیمہ کرے یعنی چند دوستوں کو کھانا پکا کر کھلا دیوے۔''

(ملفوظات جلد 5 صفحہ 49)

عیدالفطر مسائل و برکات

﴿مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ﴾

1۔عید کے روز صبح سویرے اٹھنا،غسل کرنا،حسب توفیق عُمدہ لباس پہننا،آرائش کرنا،خوشبو لگانا،مسواک کرنا،عید گاہ میں جلد جانا،نماز شہر سے باہر پڑھنا وغیرہ مسنون امور ہیں۔

2۔حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نماز عید کے لئے ایک راستہ سے جاتے اور دوسرے راستہ سے واپس تشریف لایا کرتے تھے۔ (مشکوٰۃ کتاب المناسک باب صلوٰۃ العیدین)

3۔عید کے روز یہ تکبیرات پڑھی جائیں۔

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ

4۔تمام عورتوں کا عیدگاہ میں جانا اور نماز میں شریک ہونا ضروری ہے۔البتہ جو حائضہ ہوں وہ نماز میں شریک نہ ہوں۔ حضرت اُمّ عطیہؓ سے مروی ہے کہ

”رسول کریم ﷺ نے ہم کو حکم دیا کہ ہم عیدین میں پردہ نشین عورتوں کو بھی عیدگاہ میں لے جائیں مگر حائضہ عورتیں نماز پڑھنے والیوں سے الگ ایک طرف بیٹھ کر شریک دعا ہوں۔ایک عورت نے کہا کہ یا رسول اللہ! اگر کسی کے پاس اوڑھنے کا کپڑا نہ ہو تو پھر؟ آپؐ نے فرمایا کہ اسے دوسری عورت اپنی چادر میں شریک کرلے“ (جامع ترمذی ابواب العیدین باب فی خروج النساء فی العیدین)

5۔یہ امر بھی مسنون ہے کہ عیدالفطر میں جانے سے قبل کچھ نہ کچھ کھا لیا جائے۔چنانچہ حضرت بریدہؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ عیدالفطر میں تو کھائے بغیر نہ جاتے۔ (جامع ترمذی ابواب العیدین باب فی الاکل یوم الفطر قبل الخروج)

6۔عید کی نماز شہر سے باہر ہونی چاہیے۔ہاں اگر بارش یا کوئی اور امر مانع ہو تو نمازوں کے مرکز میں بھی ہوسکتی ہے۔حضرت ابوھریرہؓ سے مروی ہے کہ ایک عید کے موقع پر بارش تھی تو آنحضرت ﷺ نے عید کی نماز مسجد میں پڑھائی۔

(ابوداؤد کتاب الصلوٰۃ باب یصلی بالناس فی المسجد اذا کان یوم مطیر)

7۔نماز عید کا طریق دو رکعت نماز اس طرح پڑھی جاتی ہے کہ جب امام تکبیر تحریمہ کہے تو اس کے بعد ہاتھ باندھ کر ثناء پڑھے۔پھر پہلی رکعت میں قرأت سے قبل سات تکبیریں کہے۔ہر ایک تکبیر کے ساتھ ہاتھ اُٹھائے جائیں جیسے نماز کے شروع کرتے وقت اُٹھائے جاتے ہیں مگر فرق صرف اس قدر ہے کہ اوّل تکبیر میں تو تکبیر کے بعد ہاتھ باندھ لئے جاتے ہیں اور ثناء پڑھی جاتی ہے جبکہ باقی تکبیروں میں ہاتھ اٹھانے کے بعد کھلے چھوڑے جاتے ہیں اور ساتویں تکبیر کے بعد ہاتھ باندھ کر تعوّذ قرأت یعنی سورۃ فاتحہ اور کوئی سی سورۃ بلند آواز سے پڑھی جاتی ہے۔دوسری رکعت میں قرأت شروع کرنے سے پہلے پانچ تکبیریں اسی طرح کہی جائیں جس طرح پہلی رکعت میں کہی تھیں اور پھر دوسری رکعت پوری کر کے التحیات بیٹھ کر تشہد، درود شریف اور دعا وغیرہ پڑھ کر سلام پھیرا جائے۔اس طرح دو رکعت نماز عید پوری ہو جاتی ہے۔

8۔ یہ امر بھی مسنون ہے کہ نماز عید کی پہلی رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد سبّح اسمَ ربك الاعلیٰ اور دوسری رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد ھل اتاك حدیث الغاشیہ یا سورۃ ق اور سورۃ القمر پڑھی جائے۔

9۔نماز عید کے بعد امام خطبہ پڑھے جس میں وعظ و نصیحت کی جائے۔یہ خطبہ عید بھی جمعہ کی طرح ہونا چاہئے۔یعنی خطبہ کے آخر میں ایک دفعہ بیٹھ کر پھر خطبہ ثانیہ پڑھے اور آخر میں اجتماعی دعا کروائی جائے۔

10۔آنحضرت ﷺ نے عید الفطر کی نماز سے قبل فطرانہ ادا کرنے کی تاکید فرمائی ہے کیونکہ عید کی خوشیوں میں غرباء اور مساکین کو بھی شامل کرنا نہایت ضروری ہے۔

عید الفطر کی برکات

حضرت انسؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ

''جب لیلۃ القدر ہوتی ہے تو جبرائیل ملائکہ کی ایک جماعت سمیت اترتے ہیں اور ان تمام لوگوں پر سلام و درود بھیجتے ہیں جو ذکر الٰہی کر رہے ہوتے ہیں۔پھر جب ان کا عید الفطر کا دن آتا ہے تو اللہ تعالیٰ مومنوں کے ذریعہ سے ملائکہ پر فخر کرتا ہے اور ان سے فرماتا ہے کہ اے میرے فرشتو! اس مزدور کا کیا بدلہ ہے جس نے اپنا کام پوری طرح سرانجام دے دیا ہے؟ فرشتے عرض کریں گے کہ ایسے شخص کو اس کی پوری مزدوری ملنی چاہیے۔پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ اے میرے فرشتو! یہ میرے بندے اور بندیاں اس فرض کو ادا کرنے کے بعد جو میں نے ان پر مقرر کیا تھا اب عاجزانہ طور پر دعا کے لئے نکلے ہیں۔مجھے اپنی عزت، اپنے جلال اپنی سخاوت، اپنی بلند شان اور بلند مرتبہ کی قسم ہے کہ میں آج ان کی دعاؤں کو ضرور قبول کروں گا۔پھر اللہ تعالیٰ اپنے مومن بندوں سے کہتا ہے کہ تم اس حال میں واپس جاؤ کہ میں نے تمہیں بخش دیا ہے اور تمہاری بدیوں کو نیکیوں سے بدل دیا ہے۔آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ وہ خدا کی مغفرت حاصل کر کے گھروں کو لوٹتے ہیں۔''

(مشکوۃ المصابیح کتاب الصوم باب لیلۃ القدر)

عید سعید اور ہماری ذمہ داریاں

﴿حنیف احمد محمود صاحب۔ نائب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ﴾

پرانے زمانے میں جب سفر بہت کٹھن ہوتے تھے اُس کو آسان بنانے کے لئے وقفے وقفے بعد پڑاؤ ڈالا جاتا تھا۔ جہاں مسافر کچھ عرصہ ٹھہر کر، ستا کر، اپنی تھکن اُتار کر، تازہ دم ہوکر نئے حوصلہ، تازہ ولولہ اور پکے ارادوں کے ساتھ اپنی منزل کی طرف سفر کو رواں دواں رکھتا تھا۔ آج کے جدید دور میں اِسے Rest Area کا نام دے دیا گیا ہے۔ جو بڑی سڑکوں پر نظر آتے ہیں یا بڑے شہروں سے قبل زیرو پوائنٹس بنادئے گئے ہیں جہاں سے مسافر اپنی سمت درست کرتا ہے۔

انسانی زندگی بھی ایک سفر ہے اور اس زندگی کے دوران بھی اللہ تعالیٰ نے کئی پڑاؤ مقرر فرمائے ہیں۔ ان میں سے ایک پڑاؤ رمضان کا مہینہ ہے۔ جس میں ایک مومن تازہ دم ہوکر اپنی سفر حیات میں آنے والی صعوبتوں اور مشکلات کا مقابلہ کرنے کے لئے نئے عزم اور ارادہ کے ساتھ آگے بڑھتا ہے اور اپنے ساتھ رمضان کے فیوض وبرکات اور خیرات وحسنات کے بے پایاں ذخیرے لے کر عید کے پڑاؤ میں داخل ہوتا ہے۔ ایک ماہ کے کٹھن سفر کے بعد اللہ تعالیٰ کی طرف سے حقیقی مومن کو بشارت دی جاتی ہے اور اللہ تعالیٰ فرشتوں کو مخاطب ہوکر کہتا ہے کہ اے میرے فرشتو! ان مزدوروں کا پورا پورا بدلہ چکا دو۔ اور اے میرے فرشتو! یہ میرے بندے اور بندیاں اس فرض کو ادا کرنے کے بعد جو میں نے ان پر مقرر کیا تھا اب عاجزانہ طور پر دعا کے لئے نکلے ہیں۔ مجھے اپنی عزت، اپنے جلال، اپنی سخاوت، اپنی بلند شان اور بلند مرتبہ کی قسم ہے کہ میں آج ان کی دُعاؤں کو ضرور قبول کروں گا۔ پھر اللہ تعالیٰ اپنے مومن بندوں سے کہتا ہے کہ تم اس حال میں واپس جاؤ کہ میں نے تمہارے سب گناہ معاف کر دیئے ہیں اور تمہاری بدیوں کو نیکیوں سے بدل دیا ہے۔ (مشکوۃ المصابیح کتاب الصوم لیلۃ القدر الفصل الثالث)

اور پھر بشارت دیتے ہوئے فرمایا کہ جو شخص للہ اپنا احتساب کرتے ہوئے دونوں عیدوں کی راتوں میں عبادت کرتا ہے اس کا دل ہمیشہ کے لئے زندہ کر دیا جاتا ہے اور وہ نہیں مرتا جبکہ سب دُنیا کے دل مر جائیں گے۔

(سنن ابن ماجہ جلد اول باب ٦٨)

رمضان المبارک ہمیں جن امور کی طرف توجہ دلاتا ہے وہ دو باتوں پر محیط ہیں ایک عبادت الٰہی اور دوسرا بنی نوع انسان کے ساتھ سچی ہمدردی، خدمت خلق اور لوگوں کے دُکھ سکھ میں شریک ہونا۔ اور رمضان کے اختتام پر نتیجہ کے طور پر ان دونوں امور کی عید کے روز مشق کروائی جاتی ہے۔ جہاں تک عبادت الٰہی کا تعلق ہے تو اس روز عام نمازوں کے علاوہ ایک اجتماعی نماز بھی ادا کی جاتی ہے اور اس میں عام طریق سے ہٹ کر نماز کو پہلے ادا کیا جاتا ہے۔ دراصل اس میں یہ عظیم حکمت پنہاں ہے کہ وہ محبّ جنہوں نے رمضان کا سچا فیض حاصل کیا اپنے محبوب کو پانے کے لئے دن کو بھی اسے یاد کرتے رہے اور

راتیں بھی اس کے حضور حاضر ہوکر اور بھوک اور پیاس کی مشقتوں سے گزر کر لقائے باری تعالیٰ کی طرف اپنے سفر میں تیزی لانے کی کوشش کی وہ بطور شکرانے کے طور پر دو رکعت ادا کریں اور پھر اللہ و رسول کی باتیں خطبہ میں سُن کر اپنے خدا سے تعلق کو گہرا اور مزید مستحکم کرنے بارے رمضان میں کئے گئے عہد و پیاں میں مزید مضبوطی لانے کے عزم کریں۔ اور جہاں تک مخلوق سے ہمدردی اور پیار بالخصوص اپنے سے کم حیثیت کے لوگوں کے حقوق ادا کرنے اور ان کی داد رسی کا تعلق ہے تو رمضان میں بھوکا پیاسا رہ کر مومن کو اس طرف دعوت عام دی جاتی ہے کہ دُنیا میں، معاشرہ میں اور ماحول میں بہت سی ایسی مخلوق خدا موجود ہے جن کو سارا سال پیٹ بھر کر کھانا بھی میسر نہیں آتا۔ ان کی طرف نگاہ تلطف رکھنا ضروری ہے۔ ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ عام دنوں میں بھی غریبوں، مسکینوں، بیواؤں، بے کسوں اور بے سہارا لوگوں کا سہارا بنا کرتے تھے مگر رمضان المبارک میں آپ کی سخاوت تیز رفتار آندھی سے بھی بڑھ جاتی تھی۔ آپؐ فرماتے ہیں کہ سب سے افضل اور بہتر صدقہ وہ ہے جو رمضان میں کیا جائے اور فرمایا کرتے تھے۔ وابغونی فی الضعفاء کہ مجھے ضعفاء اور کمزوروں میں تلاش کیا کرو۔ صدقۃ الفطر کی ادائیگی بھی دراصل اسی تعلیم کا ایک جزو ہے۔ عام طور پر زکوٰۃ بھی رمضان میں ہی نکالی جاتی ہے کیونکہ بھوکا اور پیاسا رہ کر مومنوں کے دل پسیجے ہوتے ہیں اور غرباء، مساکین سے ہمدردی ان کے دل کی آواز بن چکی ہوتی ہے۔ عید کے روز یہ پریکٹس بہت نمایاں طور پر نظر آتی ہے جب مومن اپنی خوشیوں کو ان لوگوں کے ساتھ شریک کرتے ہیں۔ جو مستحق ہوتے ہیں ان کے گھروں میں جاتے، میل ملاقات کرتے، تحفے تحائف دیتے ہیں اور یوثرون علی انفسھم ولو کان بھم خصاصہ کی تعلیم پر عمل پیرا ہوتے ہیں۔

آنحضور ﷺ نے ایک دفعہ عید سے واپسی پر کچھ بچوں کو نئے کپڑے پہنے خوشی کے ساتھ آپس میں اس امر کا اظہار کرتے دیکھا کہ ہمیں والدین نے فلاں فلاں چیز (ان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے) عیدی کے طور پر دی ہے جبکہ ایک غریب بچہ گندے اور میلے کچیلے کپڑوں کے ساتھ بے حد غمگین اور اداس الگ کھڑا تھا۔ آنحضور ﷺ اس منظر کو دیکھ کر مضطرب ہوئے۔ آپؐ اس بچے کے پاس تشریف لے گئے۔ معلوم ہوا کہ یہ بچہ یتیم ہے اور اُسے کوئی نیا کپڑا پہنانے والا نہیں۔ یہ دیکھ کر آپ کی آنکھوں میں آنسو آ گئے آپؐ بچے کا ہاتھ پکڑ کر اسے گھر لے آئے اور حضرت عائشہؓ سے فرمایا کہ اسے نہلاؤ اور نئے کپڑے اسے پہناؤ اور بچے کو مخاطب ہو کر فرمایا۔ بیٹا فکر مت کرو۔ آج سے محمدؐ تمہارا باپ ہے۔ عائشہؓ تمہاری ماں۔ فاطمہؓ تمہاری بہن اور حسینؓ تمہارا بھائی ہے۔ یہ خوش قسمت بچہ نئے کپڑوں کے ساتھ اپنے دوست بچوں کے پاس واپس گیا اور بغیر کسی احساس کمتری کے گھل مل کر کھیلنے لگا بلکہ اس بات پر فخر کر رہا تھا کہ میں تو حضرت محمد ﷺ کا بیٹا ہوں۔ یہ ہے وہ نمونہ جو ہمارے آقا ﷺ نے ہمارے لئے مشعل راہ چھوڑا ہے۔

جماعت احمدیہ کے لئے بدرجہ اولیٰ اس سبق کی یاددہانی ہے کیونکہ قرآن کریم کے اس آخری حصہ میں جہاں آخری زمانہ کی علامات درج ہیں انہی میں یتامیٰ اور مساکین کی دیکھ بھال، اُن سے حسن سلوک، غرباء سے جذبہ ہمدردی اور ضعفاء کی دستگیری کا بار بار ذکر لا کر یہ سبق دینا مقصود ہے کہ آخری زمانہ میں اہل دین اپنے سے کم حیثیت کے لوگوں کو ان کا صحیح درجہ نہیں دیں گے۔ اور ان کی حق تلفی کریں گے ایسے حالات میں اعلیٰ دینی سوچ رکھنے والی جماعت اللہ تعالیٰ امام الزماں کو عطا کرے گا۔ جو معدوم تعلیم کو دوبارہ دنیا میں قائم کریں گے۔ اور غرباء کو اُن کا حق دلانے والے ہوں گے۔ ان کا عملی اظہار عید کے موقعہ پر ہوتا ہے جب ہر احمدی اپنے پیارے خلفاء کے ارشادات کی روشنی میں اپنے عزیز و اقارب کے علاوہ اپنے سے کم حیثیت کے لوگوں کے گھروں خواہ اُن کا تعلق احمدی جماعت سے ہو یا باہر سے، تحفے تحائف بانٹتا اور محبتوں میں شریک کرتا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے اس امر کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

آج کے دن ہر ایک پر لازم ہے کہ سارے کنبے کی طرف سے محتاج لوگوں کی خبر گیری کرے۔ (الحکم 17 نومبر 1908ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے فرمایا:

''میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ ہم پر ایسا فضل نازل کرے تا کہ ہم میں سے ہر شخص کو حقیقی عید میسر ہو کہ وہ ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ ہم نہ صرف اپنے لئے عید منائیں بلکہ دوسروں کے لئے بھی، جو مصائب اور دکھوں میں گرفتار ہیں عید کا سامان مہیا کر دیں۔ (خطبہ عید الفطر 9 فروری 1932ء از خطبات محمود جلد اول ص 146)

جو کچھ تمہارے پاس ہے اسے بھی غرباء کی فلاح اور بہبود کے لئے خرچ کرو۔ یہ روح جس دن (۔) میں پیدا ہوگی درحقیقت وہی دن ان کے لئے حقیقی عید کا دن ہوگا۔ کیونکہ رمضان نے ہمیں بتایا ہے کہ تمہاری کیفیت یہ ہونی چاہئے کہ تمہارے گھر میں دولت تو ہو۔ مگر اسے اپنے لئے خرچ نہ کرو۔ بلکہ دوسروں کے لئے کرو۔ (خطبات محمود جلد اول ص 342)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے عید کے اس اہم سبق کی طرف بار بار توجہ دلائی۔ آپ فرماتے ہیں:۔

''میں آپ کو نصیحت کرتا ہوں کہ آج کے دن امراء اپنے غریب بھائیوں کے گھروں میں جائیں اور وہ تحفے جو آپس میں بانٹتے ہیں۔ آپس میں بھی ضرور کچھ نہ کچھ بانٹیں کیونکہ حق ہے یہ ذی القربیٰ کا بھی حق ہے۔ دوستوں کا بھی حق ہے یہ حقوق بھی ادا ہونے چاہئیں...... کوشش کریں کہ حتی المقدور ایک سے زیادہ گھر بانٹیں مگر بہر حال یہ کوئی تکلیف مالایطاق دینے والی بات تو نہیں ہے عید منانی ہے آپ نے جتنی عید بھی آپ منا سکیں آپ کی توفیق کے مطابق ہے آپ ان گھروں میں جائیں، ان کے حالات دیکھیں، میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ بعض لوگ ایسی لذتیں پائیں گے کہ

ساری زندگی کی لذتیں ان کو اس لذت کے مقابل پر ہیچ نظر آئیں گی اور حقیر دکھائی دیں گی...... یہ ہے عید جو محمد مصطفیٰ ﷺ کی عید ہے یہ وہ عید جو درحقیقت ہر سچے مذہب کی عید ہے......پس جس کو یہ عید نصیب ہو جائے اس کو اور کیا عید چاہئے اس کی عیدیں ہی عیدیں ہیں''۔(خطبات طاہر عیدین ص22-19)

آپ نے ایک اور موقع پر احباب کو اپنی عید کی خوشیاں غرباء کے ساتھ منانے کا ارشاد کرتے ہوئے فرمایا۔

عید کے موقعوں پر اپنے غریب ہمسایوں ضرورت مندوں کے ساتھ شامل ہونے کی کوشش کریں۔ان کے کچھ غم ان کے گھروں میں جا کر دیکھیں اور ان کے غم بانٹیں اپنی خوشیاں ان کے پاس لے کر جائیں اور اپنی خوشیاں ان کے ساتھ بانٹیں یا اپنے گھر میں ان کو بلائیں۔غرض یہ کہ غریبوں کے ساتھ عید کرنے سے بہتر دنیا میں اور کوئی عید نہیں۔

(خطبہ جمعہ 19مارچ1993ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس اہم امر کی طرف یوں توجہ دلائی:۔

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے والدین کے ساتھ احسان کرنے کے ساتھ ساتھ رشتہ داروں، رشتہ دار ہمسایوں اور غیر رشتہ دار ہمسایوں، یتیموں، اسیروں، مسکینوں، مسافروں اور غرباء کے ساتھ احسان اور ہمدردی کا سلوک کرنے کی تعلیم دی ہے۔اس تعلیم پر عمل کر کے حقیقی دینی معاشرہ قائم ہوگا۔ اور ان کے ساتھ سلوک محض للہ کرنا ہے اور احسان کا سلوک کرنا ہے جس کے بدلہ کی خواہش پیدا نہ ہو۔ اللہ کا پیار حاصل کرنے کے لئے اس کی رضا کے حصول کے لئے ہمدردی کرنی ہے غرباء کے ساتھ حسن سلوک کرتے ہوئے ان کو تحائف دیتے ہوئے ان کی عزت نفس کا بھی خیال رکھنا ضروری ہے استعمال شدہ اشیاء تحفہ دیتے وقت پہلے بتانا چاہئے اور اشیاء کو صاف ستھرے طریق پر پیش کرنا چاہئے۔

پھر فرمایا:۔عید کے دن ہر احمدی اپنے ماحول میں جائزہ لے اور ضرورت مندوں کا خیال کرے۔ یہ عمل خدا کے فضل سے ذاتی اور جماعتی سطح پر ہو رہا ہے لیکن ابھی بہت گنجائش موجود ہے ۔یہ کام اچھا کھلانے اور پہنانے تک ہی ختم نہیں کرنا۔جس طرح عید کے دن ان کا خیال رکھا جا رہا ہے ان رابطوں کو توڑنا نہیں بلکہ ان پر نظر رکھیں خود بھی ان کا دھیان رکھیں اور نظام کو بھی مطلع کریں۔ان کو کام پر لگائیں ان کی ہمت بندھائیں یہ ان پر جاری احسان ہوگا۔اس طرح کم استطاعت والوں کو اٹھانے کی کوشش کریں تو ہو سکتا ہے کہ وہ شخص اگلے سال عید پر دوسروں کی مدد کر رہا ہو اس طرح پر معاشی استحکام سے اخلاقی معیار بھی بلند ہوں گے اور پاکیزہ معاشرے کا قیام عمل میں آئے گا۔

(الفضل 3 دسمبر 2003)

☆☆☆☆

20؍ستمبر 1948ء

نئے مرکز احمدیت ربوہ کا افتتاح

(مکرم محمد محمود طاہر صاحب ایڈیٹر ماہنامہ انصاراللہ)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعدد الہامات اور رؤیا و کشوف میں ہجرت کا اشارہ ملتا ہے۔ ۸؍ستمبر ۱۸۹۴ء کو آپ کو الہام ہوا "داغ ہجرت" (تذکرہ صفحہ: ۲۱۸) بعض مشکلات اور نامساعد حالات میں آپ نے قادیان سے ہجرت کا ارادہ بھی ظاہر فرمایا اور آپ کے محبین نے آپ کو بھیرہ، لاہور، سیالکوٹ اور چک جنیار میں ہجرت کر کے جانے اور اپنے قیام کے لئے جگہ کی پیشکش کرنے کی سعادت پائی لیکن آپ نے یہی فرمایا کہ جب اذن ہوگا تب ہجرت ہوگی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"انبیاء کے ساتھ ہجرت بھی ہے لیکن بعض رؤیا نبی کے زمانہ میں پورے ہوتے ہیں اور بعض اولاد یا کسی متبع کے ذریعہ سے پورے ہوتے ہیں مثلاً آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو قیصر و کسریٰ کی کنجیاں ملی تھیں تو وہ ممالک حضرت عمرؓ کے زمانہ میں فتح ہوئے"۔ (ملفوظات جلد ۴ صفحہ ۳۶۴)

یہ مشیت ایزدی تھی کہ حضرت اقدس مسیح موعود کو جو ہجرت کی خبر دی گئی وہ آپ کے متبع کامل اور پسر موعود حضرت فضل عمر کے بابرکت دور میں پوری ہوئی۔ ۱۹۴۷ء کی تقسیم ہند کے وقت جماعت کو اپنے دائمی مرکز قادیان سے ہجرت کر کے پاکستان آنا پڑا۔ پسر موعود کی علامات مذکورہ پیشگوئی ۲۰؍فروری ۱۸۸۶ء میں یہ علامت بھی موجود تھی:

"وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا (اس کے معنی سمجھ نہیں آئے) دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ" (تذکرہ صفحہ: ۱۱۰)

دارالہجرت ربوہ حضرت مصلح موعود کی دوربین نگاہ اور آپ کی اولوالعزم قیادت کا آئینہ دار ہے۔ حضور بیان فرماتے ہیں:

"یہاں (پاکستان) پہنچ کر میں نے پورے طور پر محسوس کیا کہ میرے سامنے ایک درخت کو اکھیڑ کر دوسری جگہ لگانا نہیں بلکہ ایک باغ کو اکھیڑ کر دوسری جگہ لگانا ہے۔ یعنی ہمیں اس بات کی اشد ضرورت ہے کہ فوراً ایک مرکز بنایا جائے اس کے لئے ۷؍ستمبر ۱۹۴۷ء کو ایک میٹنگ بلائی گئی۔ جس طرح میرے قادیان سے نکلنے کا کام کیپٹن عطاء اللہ صاحب کے ہاتھ سے سرانجام پایا تھا اسی طرح ایک نئے مرکز کا کام ایک دوسرے آدمی کے سپرد کیا گیا جو پیچھے آیا اور کئی لوگوں سے آگے بڑھ گیا۔ میری مراد نواب محمد دین صاحب مرحوم سے ہے"۔

(الفضل ۳۱؍جولائی ۱۹۴۹ء)

نئے مرکز کے لئے جگہ کی تلاش اور خرید: قادیان سے پاکستان ہجرت کے بعد سب سے بڑا مرحلہ پاکستان میں نئے مرکز سلسلہ کے لئے مناسب اور موزوں جگہ کی تلاش تھی۔ نئے مرکز کے لئے جگہ کی تلاش کی خدمت کی سعادت محترم چوہدری عزیز احمد صاحب باجوہ کے حصہ میں آئی۔ آپ ان ایام میں سرگودھا سیشن جج کے عہدہ پر فائز تھے۔ سیّدنا حضرت مصلح موعود نے نئی مجوزہ جگہ کو بذاتِ خود ملاحظہ فرمانے کی غرض کے لئے ۱۸؍اکتوبر ۱۹۴۷ء کو لاہور سے سرگودہا کی طرف تشریف لائے۔ یہ وہ تاریخی دن

ہے جب سرزمین ربوہ پر حضرت مصلح موعود کے پہلی بار مبارک قدم پڑے۔ سرزمین ربوہ کو ملاحظہ فرمانے کے بعد حضور نے اس جگہ کو پسند فرمایا اور یہ جگہ حضور کی رؤیا بیان فرمودہ ۱۴؍دسمبر ۱۹۴۱ء سے ملتی جلتی تھی۔ خواب میں جو جگہ دیکھی تھی وہ سرسبز تھی لیکن یہاں سبزہ نام کی چیز نہ تھی۔ حضور نے اس پر فرمایا تھا کہ اگر کوشش کی جائے تو شاید یہاں بھی سبزہ ہو سکتا ہے۔ اللہ کے فضل سے یہ زمین اب سرسبز وشاداب ہو گئی ہے۔ حضور کی ہدایت پر ڈپٹی کمشنر جھنگ کی خدمت میں ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان کی طرف سے سرزمین ربوہ کے حصول کی درخواست دے دی گئی۔ یہ درخواست حضور کے سفر ربوہ سے ایک روز قبل ۱۷؍اکتوبر ۱۹۴۷ء کو ٹائپ کی گئی اور ۱۸؍اکتوبر کو بنگلہ لالیاں میں ڈپٹی کمشنر جھنگ کو پیش کر دی گئی۔ یہ رقبہ جو چک ڈھگیاں کے نام پر تھا کل اراضی ۱۵۰۶ ایکڑ تھی جبکہ اس میں ۴۷۲ ایکڑ رقبہ آبادی کے قابل نہ تھا جس میں بڑی سڑک، ریلوے لائن اور پہاڑیاں شامل ہیں۔ بقیہ ۱۰۳۴ ایکڑ جو کہ زراعت کے نا قابل تھا تاہم اس میں مکانات تعمیر ہو سکتے تھے اور یہ رقبہ کسی کی ملکیت بھی نہیں تھا۔ حضور نے ۱۱؍جون ۱۹۴۸ء کے خطبہ جمعہ میں اس اراضی کی خرید کی کارروائی کی تفصیلات بیان فرمائیں۔ ۲۷؍جون ۱۹۴۸ء کو زمین کی قیمت جھنگ سرکاری خزانہ میں جمع کروائی گئی یوں سرکاری رجسٹری مکمل ہوئی۔ حضور کی ہدایت تھی کہ خرید کے بعد اس جگہ کا فوری قبضہ لیا جائے چنانچہ حضور کی دعاؤں اور توجہ کی بدولت صدر انجمن احمدیہ پاکستان نے ۵؍اگست ۱۹۴۸ء کو جگہ کا قبضہ حاصل کیا۔

احباب جماعت کو نئے مرکز کی اطلاع: نئے مرکز کی جگہ کی خرید کی کارروائی مکمل ہونے اور جگہ پر قبضہ حاصل کرنے کے بعد نئے مرکز کے بارہ میں سیّدنا حضرت مصلح موعود نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۰؍ستمبر ۱۹۴۸ء کو بمقام لاہور میں اس کی تفصیلات احباب جماعت کے سامنے بیان فرمائیں اور نئی اراضی پر مکانات تعمیر کرنے کے حوالہ سے اپنی ہدایات سے نوازا اور احباب جماعت کو نئے مرکز میں خرید اراضی کی تحریک فرمائی اور ایک ماہ کے اندر اندر سو روپیہ فی کنال کے حساب سے (جو کہ پچاس روپیہ ہدیہ مالکانہ ہو گا اور پچاس روپے اخراجات ابتدائی انتظامات کے ہوں گے) رقم خزانہ میں جمع کروانے کی ہدایت فرمائی (الفضل ۲۸؍ستمبر ۱۹۴۸ء) احباب جماعت کی طرف سے والہانہ انداز میں اس تحریک پر لبیک کہا گیا اور ۱۵؍اکتوبر ۱۹۴۸ء کی آخری تاریخ مقررہ تک ایک ہزار کنال کی قیمت داخل خزانہ کرا دی گئی۔ اکتوبر کے آخر تک ۵۳۹ سابقون کی فہرست جنہوں نے ربوہ کی زمین کی رقم داخل خزانہ کرادی تھی ان کی فہرست الفضل کی دو اشاعتوں ۲۶؍اکتوبر اور ۲؍نومبر ۱۹۴۸ء میں شائع ہوگئیں جن میں پہلا نام حضرت مصلح موعود کا تھا۔ آپ نے ۶۰ کنال زمین خرید فرمائی۔

نئے مرکز کا نام ربوہ رکھا گیا: ۱۶؍ستمبر ۱۹۴۸ء کو لاہور میں حضرت مصلح موعود نے صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید کے مشترکہ اجلاس میں نئے مرکز کے افتتاح کے لئے ۲۰؍ستمبر کا دن مقرر فرمایا اور اس کے انتظامات کی بعض اہم ہدایات دیں۔ اسی اجلاس میں نئے مرکز کا نام زیرِ غور آیا۔ حضرت مصلح موعود نے مولانا جلال الدین شمس صاحب کا تجویز کردہ نام ''ربوہ'' منظور فرمایا۔ جس کے معنی ٹیلہ، پہاڑی، بلند زمین کے ہیں اور قرآن کریم میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی اپنی والدہ کے ہمراہ ہجرت کے واقعہ میں انہیں ربوہ مقام میں اللہ کی طرف سے پناہ دیئے جانے کا ذکر موجود ہے۔ (تاریخ احمدیت جلد ۱۲ صفحہ ۲۲)

افتتاح کے انتظامات: افتتاح کی تاریخ طے ہو جانے کے بعد حضور کی ہدایات کی روشنی میں صدر انجمن اور تحریک جدید نے فوری طور پر انتظامات کا سلسلہ شروع کر دیا۔ اس مقصد کے لئے ۱۹؍ستمبر کو ربوہ کے لئے لاہور سے دو قافلے روانہ ہوئے۔ پہلا قافلہ چوہدری عبدالسلام صاحب اختر اور مولانا چوہدری محمد صدیق صاحب پر مشتمل تھا جس نے رات ربوہ گزاری اور سرزمین ربوہ پر پہلا

خیمہ نصب کیا جبکہ دوسرا قافلہ مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب کی امارت میں شام پانچ بجے لاہور سے بس کے ذریعہ براستہ فیصل آباد (لائلپور) رات گیارہ بجے چنیوٹ پہنچا۔ اس قافلے نے رات سڑک کنارے گزاری اور اگلے روز یعنی ۲۰ ستمبر کو صبح ساڑھے آٹھ بجے ربوہ مقام پہنچا اس قافلہ میں صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید کے ۴۴ عہدیداران شامل تھے۔ افتتاح سے قبل ۲۰ ستمبر کو مولوی عبدالرحمٰن انور صاحب (وکیل الدیوان) تحریک جدید کا ریکارڈ لے کر آئے۔ حضور کے فیصلہ کے مطابق اراضی ربوہ کے تہائی حصہ کی مالک تحریک جدید انجمن احمدیہ تھی جس نے اخراجات کا تہائی حصہ ادا کیا تھا۔ ۱۹ اور ۲۰ ستمبر ۱۹۴۸ء کو تقریب افتتاح ربوہ کے لئے وسیع و عریض شامیانہ نصب کیا گیا جہاں سیّدنا مصلح موعود نے نماز بھی پڑھانا تھی۔ افتتاحی شامیانہ کے علاوہ چھ رہائشی خیمے بھی نصب کئے گئے۔

ربوہ کا افتتاح: ۲۰ ستمبر ۱۹۴۸ء وہ تاریخی دن ہے جس دن حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دی گئی کئی پیشگوئیوں کے پورا ہونے کا وقت آ گیا تھا۔ "تین کو چار کرنے والا" پسر موعود کی علامت تھی اس کا ایک ظہور بھی ہونے والا تھا اور ایک بے آب و گیاہ، وادی غیر ذی ذرع کی آبادی کا سامان ہونے والا تھا اور ایک ایسی بستی کی بنیاد ڈالی جا رہی تھی جہاں سے دین کی نشاۃ ثانیہ کے لئے فدایان و جاں نثاران نے اکناف عالم میں پھیل جانا تھا۔ افتتاح کے لئے سیدنا حضرت مصلح موعود بنفس نفیس لاہور سے سرزمین ربوہ کے لئے روانہ ہوئے۔ حضور بذریعہ کار صبح نو بج کر بیس منٹ پر لاہور سے روانہ ہوئے۔ یہ یادگار سفر حضور نے براستہ فیصل آباد (لائلپور) طے فرمایا۔ حضور کے ہمراہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب اور دوسرے بزرگانِ سلسلہ بھی تھے۔ حضور نے ایک بج کر بیس منٹ پر سرزمین ربوہ پر قدم رنجہ فرمایا۔ سب سے پہلا کام نماز ظہر کی ادائیگی تھی۔ دراصل اس نماز کے ساتھ ہی ربوہ کا افتتاح عمل میں آ گیا۔ ڈیڑھ بجے حضور نے نماز ظہر پڑھائی۔ یہ پہلی باجماعت نماز تھی جو سیّدنا مصلح موعود کی اقتداء میں احباب جماعت نے ربوہ میں ادا کی۔ اس نماز میں ۲۵۰ کے قریب احباب موجود تھے۔ جو حضور کی آمد سے قبل چنیوٹ، احمد نگر، لالیاں، لائلپور، سرگودہا، لاہور، قصور، سیالکوٹ، گجرات، گوجرانوالہ، جہلم اور بعض دوسرے مقامات سے بھی اس تاریخی تقریب میں شرکت کے لئے پہنچ گئے تھے۔ ربوہ کی افتتاحی تقریب میں شامل احباب کی فہرست تیار کی گئی تھی۔ ان خوش قسمت احباب کے اسماء تاریخ احمدیت جلد ۱۲ میں بطور ضمیمہ شامل ہیں۔ یہ فہرست حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب جالندھری کی نگرانی میں تیار ہوئی۔ جو ۶۱۹ احباب پر مشتمل ہے۔

جس مقام پر حضور نے نماز ظہر پڑھائی وہاں پر ایک بیت یادگار ۱۹۵۴ء میں تعمیر کی دی گئی۔ جو کہ اب فضل عمر ہسپتال میں اور اب انتہائی خوبصورت تعمیر کی صورت میں موجود ہے اور وہاں پانچ وقت باجماعت نماز ہوتی ہے اور ہسپتال آنے والے مریض اور ان کے لواحقین بھی اسے عبادت کے لئے استعمال کرتے ہیں۔

تاریخی افتتاحی خطاب: نماز ظہر کی ادائیگی کے بعد حضرت مصلح موعود نے ابراہیمی دعاؤں کے ساتھ ربوہ کا افتتاح کیا۔ حضرت مصلح موعود نے ابراہیمی دعاؤں کو ۳، ۳ بار دہرایا اور احباب جماعت بھی ساتھ ساتھ دہراتے رہے۔ یہ دعائیں حسب ذیل تھیں:

۱- رَبَّنَا اجعل هذا بلدا امنًا وارزق اهله من الثمرات

۲- ربَّنا و تقبل منا انک انت السمیع العلیم

۳- ربنا واجعلنا مسلمین لک ......انت التواب الرحیم

۴- ربنا وابعث فیهم رَسُوْلاً منهم یتلو ن علیهم آیاتک ویعلّمونهم الکتاب والحکمة ویز کیهم انک انت العزیز الحکیم۔ (حضور نے جمع کا صیغہ دعا میں استعمال فرمایا تھا)

ان دعاؤں کے بعد حضور نے خطاب فرمایا جس کے چند اقتباس پیش ہیں:

''یہ وہ دعائیں ہیں جو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مکہ مکرمہ کو بساتے وقت کیں اور اللہ تعالیٰ نے ان کو قبول فرما کر ایک ایسی بنیاد رکھ دی جو ہمیشہ کے لئے نیکی اور تقویٰ کو قائم رکھنے والی ثابت ہوئی''۔

''سو ہمیں بھی اس کام کی یاد کے طور پر اور اس بستی کی یاد کے طور پر جس جگہ خدا کے ایک نبی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کے انتظار میں دعائیں کی گئیں۔ اپنے نئے مرکز کو بساتے وقت جو اسی طرح ایک وادی غیر ذی زرع میں بسایا جا رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے حضور دعائیں کرنی چاہئیں کہ شاید ان لوگوں کے طفیل جو مکہ مکرمہ کو قائم کرنے والے اور مکہ مکرمہ کی پیشگوئیوں کے حامل تھے۔ اللہ تعالیٰ ہم پر بھی اپنا فضل نازل کرے اور ہمیں بھی ان نعمتوں سے حصہ دے جو اس نے پہلوں کو دیں''۔

''اس وادیٔ غیر ذی زرع کو اس ارادہ اور نیت کے ساتھ چنا ہے کہ جب تک یہ عارضی مقام ہمارے پاس رہے گا ہم (دین حق) کا جھنڈا اس مقام پر بلند رکھیں گے اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حکومت دنیا میں قائم کرنے کی کوشش کریں گے اور جب خدا ہمارا قادیان ہمیں واپس دے گا یہ مرکز صرف اس علاقہ کے لوگوں کے لئے رہ جائے گا۔ یہ مقام اجڑے گا نہیں۔ کیونکہ جہاں خدا کا نام ایک دفعہ لے لیا جائے وہ مقام برباد نہیں ہوا کرتا''۔

''آؤ اب ہم ہاتھ اٹھا کر آہستگی سے بھی اپنے دلوں میں اللہ تعالیٰ سے دعا مانگیں کہ وہ ہمارے ارادوں میں برکت ڈالے اور ہمیں اس مقدس کام کو دیانتداری کے ساتھ سرانجام دینے کی توفیق بخشے''۔

(الفضل سالانہ نمبر دسمبر ۱۹۶۴ء)

اس پُرمعارف اور ایمان افروز افتتاحی تقریر کے بعد حضرت مصلح موعود نے لمبی دعا کروائی۔ درویشان قادیان کو فون اور تار کے ذریعہ نماز اور دعا کے وقت کی اطلاع کر دی گئی تھی وہ اپنی جگہ انتظام کر کے دعا میں شریک ہو گئے۔ دعا کے بعد حضور نے چاروں کونوں پر بکروں کی قربانی کا ارشاد فرمایا اور ایک بکرا وسط رقبہ میں حضور نے اپنے دست مبارک سے قربان کیا۔ چاروں کونوں پر مندرجہ ذیل احباب نے قربانیاں ذبح کیں۔ ۱۔ محترم مولانا عبدالرحیم صاحب درد ۲۔ محترم مولوی عبداللہ بوتالوی صاحب ۳۔ محترم چوہدری برکت علی خان صاحب وکیل المال تحریک جدید ۴۔ محترم چوہدری محمد صدیق صاحب مولوی فاضل

بکروں کی قربانی کے بعد ایک ترک نوجوان مکرم محمد افضل صاحب ترکی نے حضور کے ہاتھ پر بیعت کر کے جماعت میں شمولیت کی۔ اس کو ربوہ کا پہلا پھل قرار دیا گیا۔ اس موقع پر حضور نے نئے مرکز کا نام ربوہ ہونے کا اعلان فرمایا۔ قربانی اور بیعت کے بعد حضور نے نماز عصر پڑھائی جس میں چھ سو کے قریب مرد و زن شریک ہوئے۔ نماز کے بعد حضور نے کھانا تناول فرمایا جس میں دوسرے احباب بھی شریک ہوئے۔ اس کھانے کا انتظام احباب جماعت چنیوٹ نے کیا تھا۔ چار بج کر چالیس منٹ پر حضور کی گاڑی لاہور کے لئے واپس روانہ ہو گئی اور آٹھ بج کر پانچ منٹ پر حضور بخیر و عافیت لاہور پہنچ گئے۔ تقریب افتتاح کے مقام پر ایک موٹر لاری، پانچ کاریں، ۴۴ تانگے اور ۳۲ سائیکل موجود تھے۔ وسیع شامیانے کے علاوہ چھ خیمے نصب کئے گئے تھے۔ بعض مستورات بھی افتتاحی تقریب میں شامل ہوگئی تھیں۔ انہوں نے پردہ کے پیچھے نماز ادا کی۔ (الفضل ۲۲ ستمبر ۱۹۴۸ء)

حضرت نواب محمد الدین صاحب کی خدمات: آپ کو نئے مرکز ربوہ کے قیام کے سلسلہ میں غیر معمولی

خدمات کی توفیق ملی آپ ۵؍جولائی ۱۹۴۹ء کو وفات پا گئے۔ حضورؓ نے خطبہ جمعہ میں آپ کا ذکرِ خیر کرتے ہوئے فرمایا:۔

''میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے جدید مرکز کے قیام کا سہرا یقیناً نواب محمد الدین صاحب مرحوم کے سر پر ہے اور یہ عزت اور رتبہ انہی کا حق ہے۔ جب تک یہ جماعت قائم رہے گی لوگ ان کے لئے دعا بھی کریں گے اور ان کی قربانی کو دیکھ کر نوجوانوں کے دلوں میں یہ جذبہ بھی پیدا ہوگا کہ وہ ان جیسا کام کریں ...... یہ مقام (ربوہ) چونکہ اللہ تعالیٰ کی پیشگوئی کے ماتحت قائم کیا جا رہا ہے اس لئے ہم سمجھتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کے فرشتے اس کی حفاظت کریں گے اور اس کی برکتیں اس سے وابستہ رہیں گی اور یقیناً اس مقام سے تعلق رکھنے کی وجہ سے نواب صاحب مرحوم کا نام بھی قیامت تک قائم رہے گا''۔ (الفضل ۳۱؍جولائی ۱۹۴۹ء)

حضرت نواب محمد الدین صاحب کے نام پر فضل عمر ہسپتال ربوہ میں ایک بلاک تعمیر کیا گیا ہے۔

حضور کی مستقل ربوہ آمد اور پہلا خطبہ جمعہ: ۲۰؍فروری ۱۸۸۶ء کی پیشگوئی پسر موعود میں درج ذیل دو علامات اکٹھی بیان ہوئیں: ''وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا (اس کے معنی سمجھ نہیں آئے) دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ'' (تذکرہ صفحہ ۱۱۰) اس پیشگوئی کے مطابق حضور کے ہاتھوں چوتھے مرکز ربوہ کی بنیاد ڈال دی گئی اور تین کو چار کر دیا گیا اور پھر ''دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ'' میں اس کے افتتاح اور مستقل سکونت کے دن کا بھی بتا دیا گیا۔ ۲۰؍ستمبر ۱۹۴۸ء کو ربوہ کا افتتاح ہوا جو کہ دوشنبہ (سوموار) کا دن تھا وہ بھی مبارک دن ہے اور پھر حضور ۱۹؍ستمبر ۱۹۴۹ء کو مستقل سکونت کے لئے ربوہ تشریف لائے۔ یہ بھی دوشنبہ کا دن جسے نئے مرکز کے لئے مبارک قرار دے دیا گیا۔ یوں یہ الہام بھی بڑی شان و شوکت کے ساتھ پورا ہوا اور دو دفعہ دوشنبہ کے الفاظ ہیں اور دو دفعہ یکے بعد دیگرے چوتھے مرکز سلسلہ کے تناظر میں پورے ہوئے۔ ربوہ میں مستقل رہائش اختیار کرنے کے بعد پہلا جمعہ ۳۰؍ستمبر ۱۹۴۹ء کو پڑھایا۔ اس سے قبل ۲۳؍ستمبر ۱۹۴۹ء کا جمعہ حضور نے لاہور میں پڑھایا تھا۔

بیت المبارک کا سنگ بنیاد: ''دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ'' یہ الہام ایک بار پھر ۳؍اکتوبر ۱۹۴۹ء کو پورا ہوا جب ربوہ کی پہلی مستقل بیت الذکر بیت المبارک کا سنگِ بنیاد حضور نے اپنے دستِ مبارک سے رکھا۔ نماز عصر کا وقت سنگ بنیاد کے لئے مقرر تھا۔ حضور نے اسی جگہ نماز پڑھائی اور پھر حضور کی ہدایت کے مطابق رفقاء و رفیقات حضرت مسیح موعود، خاندان حضرت مسیح موعود کے افراد و خواتین، واقفین زندگی، امراء جماعت و ناظران سلسلہ اور مہاجرین قادیان کی نمائندگی میں تین تین اینٹیں رکھی گئیں۔ قادیان بیت المبارک کی دو اینٹیں بھی بنیاد میں رکھی گئیں۔ بیت المبارک اگست ۱۹۵۱ء میں مکمل ہوئی۔ حضور نے ۲۳؍اگست ۱۹۵۱ء میں اس میں پہلا خطبہ ارشاد فرمایا۔

پہلا جلسہ سالانہ منعقدہ ربوہ: جماعت احمدیہ کا سرزمین ربوہ پر پہلا جلسہ سالانہ ۱۵ تا ۱۷؍اپریل ۱۹۴۹ء کو منعقد ہوا۔ (یہ ۱۹۴۸ء کا جلسہ سالانہ تھا) جس میں حضور اقدس بنفسِ نفیس شامل ہوئے۔ غیر معمولی طور پر اس بے آب و گیاہ چٹیل میدان میں سولہ ہزار سے زائد افراد اس جلسہ میں شامل ہوئے۔ پہاڑی کے دامن میں لنگر خانہ قائم کیا گیا۔ مہمانوں کی رہائش گاہ کے قریب ہی مردانہ و زنانہ جلسہ گاہ کا انتظام کیا گیا۔ پہلے جلسہ سالانہ منعقدہ ربوہ کے افسر جلسہ سالانہ محترم سیّد محمود اللہ شاہ صاحب تھے۔

مستقل الاٹمنٹ و تعمیر مکانات: تعمیر ربوہ کے سلسلہ میں جب محلّہ جات بنائے گئے تو ان کو الف۔ ب۔ ج۔ د۔ س۔ ص اور ط کے نام دیئے۔ ستمبر ۱۹۵۰ء میں حضور کے حکم پر ان محلّہ جات کے مندرجہ ذیل نام رکھے گئے: دارالیمن (الف)، باب الابواب (ب)، دارالنصر (ج)، دارالبرکات (د)، دارالرحمت (س)، دارالصدر (ص)، دارالفضل (ط) الاٹمنٹ پلاٹس سب سے

پہلے دارالیمن اور دارالصدر کی ہوئی۔ پھر باب الابواب اور دارالفضل کی الاٹمنٹ کی گئی۔ ربوہ کے افتتاح کے بعد یہاں عارضی دفاتر تو قائم کر دیئے گئے تھے تاہم مستقل دفاتر کی تعمیر کا سلسلہ ۱۹۵۰ء میں شروع ہوا۔ ۲۹ رمئی ۱۹۵۰ء کو حضور نے اپنے ذاتی مکان کا سنگ بنیاد رکھا۔ ۳۱ رمئی ۱۹۵۰ء کو حضور نے مندرجہ ذیل عمارتوں کا سنگِ بنیاد رکھا۔ تعلیم الاسلام ہائی سکول، قصر خلافت، دفاتر تحریک جدید، دفاتر صدر انجمن اور دفاتر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ۔

ریلوے اسٹیشن ربوہ کی منظوری مارچ ۱۹۴۹ء میں ہوگئی چنانچہ ۲۵ رمارچ ۱۹۴۹ء کے الفضل میں اسٹیشن کی منظوری کا اعلان شائع ہوا۔ یکم اپریل ۱۹۴۹ء سے ریلوے اسٹیشن ربوہ پر گاڑیوں کی آمدورفت شروع ہوئی۔ ڈاکخانہ کا قیام ۱۴ رستمبر ۱۹۴۹ء سے ہوا ۲۹ رجنوری ۵۱ء سے ڈاکخانہ کے ساتھ تارگھر بھی کھول دیا گیا۔ نصرت گرلز ہائی سکول اپریل ۱۹۴۹ء میں لاہور سے ربوہ منتقل ہوا۔ ربوہ میں قائم ہونے والا یہ پہلا تعلیمی ادارہ تھا۔ جامعہ نصرت برائے خواتین ربوہ کا افتتاح ۱۴ رجون ۱۹۵۱ء کو حضور نے فرمایا یہ حضور کی کوٹھی میں قائم کیا گیا تھا۔ اسے اگلے سال دفتر لجنہ میں جبکہ ۱۹۵۳ء میں اپنی موجودہ عمارت میں منتقل کر دیا گیا۔

۲۱ رمئی ۱۹۵۱ء کو ربوہ میں ٹیلی فون کنکشن لگا۔ جنوری ۱۹۵۷ء میں ربوہ میں ٹیلی فون ایکسچینج نے بھی کام شروع کر دیا۔ بجلی کی آمد ۱۹۵۴ء میں ہوئی۔ ۹ رجون ۱۹۵۴ء کو پہلا کنکشن لگا۔ ربوہ کا رقبہ تھانہ لالیاں کی حدود میں تھا جو آٹھ میل کے فاصلہ پر تھا۔ ۲۲ رجون ۱۹۵۸ء کو ربوہ میں پولیس چوکی قائم ہوئی۔ فضل عمر ہسپتال ربوہ کا آغاز ۲۱ راپریل ۱۹۴۹ء کو ایک خیمہ میں ہوا جس کی نگرانی صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب کے سپرد تھی۔ ان دنوں ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب لاہور میں قیام رکھتے تھے ان کی ربوہ آمد پر وہ نگران مقرر ہوئے۔ فضل عمر ہسپتال کی پختہ عمارت کا سنگ بنیاد ۲۰ رفروری ۱۹۵۶ء کو حضرت مصلح موعود نے رکھا۔ تعلیم الاسلام کالج کی عمارت کا سنگ بنیاد ۲۶ رجون ۱۹۵۳ء کو رکھا گیا۔ ۷ رنومبر ۱۹۵۴ء کو کالج لاہور سے ربوہ کی نئی عمارت میں منتقل ہوگیا۔ ۶ ردسمبر ۱۹۵۴ء کو حضرت مصلح موعود نے اس کا باقاعدہ افتتاح فرمایا۔ دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا سنگ بنیاد حضور نے ۶ رفروری ۱۹۵۲ء کو جبکہ دفتر انصار اللہ مرکزیہ کا سنگِ بنیاد ۲۰ رفروری ۱۹۵۶ء کو رکھا۔

ربوہ کا شہر آباد کرنا سیّدنا حضرت مصلح موعود کا ایک عظیم الشان کارنامہ ہے۔ بلاشبہ ہماری یہ پیاری بستی ربوہ اللہ کے فضل سے ہمیشہ اللہ کی رحمتوں اور فضلوں کو جذب کرنے والی بستی رہے گی۔ انشاء اللہ۔ ربوہ شہر کے بارہ میں سیّدنا مصلح موعود نے فرمایا کہ:

> ”یہ کبھی وہم نہ کرنا کہ ربوہ اجڑ جائے گا۔ ربوہ کو خدا تعالیٰ نے برکت دی ہے۔ ربوہ کے چپہ چپہ پر اللہ اکبر کے نعرے لگے ہیں۔ ربوہ کے چپہ چپہ پر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا گیا ہے۔ خدا تعالیٰ اس زمین کو کبھی ضائع نہیں کرے گا جس پر نعرہ تکبیر لگے ہیں اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا گیا ہے۔ یہ بستی قیامت تک خدا تعالیٰ کی محبوب بستی رہے گی اور قیامت تک اس پر برکتیں نازل ہوں گی۔ اس لئے یہ کبھی نہیں اجڑے گی، کبھی تباہ نہ ہوگی۔ بلکہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام ہمیشہ یہاں سے اونچا ہوتا رہے گا“۔

(روزنامہ الفضل ربوہ ۱۴ رمارچ ۱۹۵۷ء)

ربوہ کو ترا مرکز توحید بنا کر　　اک نعرۂ تکبیر فلک بوس لگائیں
ربوہ رہے کعبہ کی بڑائی کا دعا گو　　کعبہ کی پہنچتی رہیں ربوہ کو دعائیں

☆☆☆☆☆

”اشکوں کے چراغ“

اکیسویں صدی کی غزل الغزلات

﴿پروفیسر ڈاکٹر پرویز پروازی﴾

ہر زمانہ میں ایسے نابغے موجود رہے ہیں جو اپنی فنی بصیرت ،فکری پختگی ،زبان وبیان پر بے پناہ قدرت ،حرفوں کی مزاج شناسی اور لفظوں کی طلسم گری کی وجہ سے اپنا وجود منواتے اور علمی اور ادبی دنیا میں اپنا مقام بزورِ فن منواتے ہیں۔انہیں کسی کی توصیف وثنا کی ضرورت نہیں ہوتی۔ان کا کہا خود ان کا مقام متعین کرتا ہے۔ان کا قول ہوتا ہے ”ہم نے اظہار کی راہیں کھولیں۔ہم نے لفظوں سے بغاوت کی ہے“ اور لفظوں کے یہ باغی ہر زمانہ میں پیدا ہوتے رہے ہیں۔جب وقت یہ پکارنے لگے کہ ”تم عہد کے حالات رقم کیوں نہیں کرتے؟“ تو اس وقت یہی لوگ اپنی اپنی زبور اٹھائے سامنے آجاتے ہیں۔میں ایسے ہی ایک نابغہ کا ذکر کرنے جا رہا ہوں جس نے اکیسویں صدی میں نئے لہجہ کی غزل الغزلات تصنیف کی ہے۔وہ جانتا ہے کہ ”لفظ مر جائیں تو مفہوم بھی مر جاتے ہیں۔“ اسلئے اس نے لفظوں کو مرنے اور کاغذ کو خون سے بھرنے نہیں دیا۔وہ اپنے عہد کے آشوب سے دوچار ہے۔دیکھتا ہے اور حیران کہ ”کس نے آنکھیں بنا کے پھینک دیا۔اتنے چہروں کے درمیان ہمیں؟“۔ اتنے چہروں میں اسے آدمی کوئی نہیں ملتا۔”جس سے پوچھو وہی فرشتہ ہے۔کیا کوئی آدمی نہیں ہم میں؟“ پھر خود ہی جواب دیتا ہے ”جس سے پوچھو وہی فرشتہ ہے۔آدمی کوئی خال خال ہوا“ اس قحط الرجال کے زمانہ میں اس کے سامنے ایک ہی جواب ابھرتا ہے کہ ”ہزار سال کے بعد آسمان بولا ہے“ ازل سے یہی دستور آسمانی چلا آتا ہے کہ ”رہائی ملتی ہے آواز کو اسیری سے۔ہزار سال کے بعد آسمان بولتا ہے“ اور سارے لوگ اس کے سامنے سینہ سپر ہو کر اس کا راستہ روکنے کے درپے ہو جاتے ہیں۔اسی ہمہ گیر مخالفت نے اسے سوچنے پر اکسایا اور اس نے فیصلہ کر لیا کہ ”لوگ اتنے خلاف ہیں اس کے۔وہ کہیں عہد کا رسول نہ ہو“ اس نے محسوس کیا ”خوشبو پہن کے نکلی ہے آواز عہد کی۔لگتا ہے کوئی صاحب الہام آئے گا“ ”گلِ مراد کھلا تھا ہزار سال کے بعد۔چمن کا ورنہ روایات پر گزارا تھا“۔”میں اپنی ذات سے آگے سفر پہ کیا جاتا۔کہ اس جزیرے کے چاروں طرف کنارا تھا“ مگر اس نے اپنی ذات کے جزیرے کو تج کر وقت کے ماموُر کا دامن تھام لیا۔غزل الغزلات اپنے عہد کے رسول کی مہما میں لکھی گئی ہے۔”اشکوں کے چراغ“ اس دور کی زبور ہے۔مظفر عارفی اپنے مرشد کے لفظوں میں ”میں ہوا داؤد اور جالوت ہے میرا شکار“ کا مظہر ہے۔اس کا نعرہ ہے کہ ”اب نہ الفاظ کے کڑدم ہیں نہ آواز کے سانپ۔اب کسی

جھوٹ کو آئے گا نہ اژدر ہوا‘‘۔وہ وقت بھی آیا کہ ’’لفظ ننگے پاؤں ننگے سر بھرے بازار میں پھر رہے تھے اور ان کو ٹوکتا کوئی نہ تھا‘‘۔شاعر نے انہیں ٹوکا تو ’’پھر وہی اظہار کی سولی ہے اور مضطر ہوں میں۔پھر مجھے لفظوں نے آگھیرا اکیلا دیکھ کر‘‘۔ایک دو لفظوں کے لئے اسے گماں تو ہوا ہوگا کہ شاید وہ تنہا ہے مگر اندر کی آواز نے اسے دلاسا دیا ’’اسے اتنی حقارت سے نہ دیکھو۔اکیلا ہے مگر تنہا نہیں ہے‘‘ یہ ایک اکیلی روح کی شاعری ہے جس کی تنہائی آباد اور جس کی آواز اپنے عہد کی آواز ہے۔’’منصور ہوں میں آخری صدی کا۔سولی مرا انتظار کر لے‘‘ وہ اپنی سولی کے انتظار میں چشم براہ ہے اور سولی اس کی راہ تک رہی ہے۔بیسویں صدی میں اس کے ہم عصر شعرا نے دار و رسن اور سولی کے بہت مضمون باندھے ہیں مگر اس کی سولی انوکھی ہے۔’’جس کے نصیب میں ہو کھلے شہر کی صلیب۔اس خوش نصیب کی ہو خوشی کا ٹھکانہ کیا‘‘ کھلا شہر؟ ’’اب آج سے اس شہر کا ہر شخص ہے مجرم۔نوٹس یہ کھلے شہر کے تھانے پہ لگا ہے‘‘ یہ بیسویں صدی کا انوکھا واقعہ تھا کہ شہر کے شہر کے خلاف فرد جرم عاید ہوئی۔کسی کو اس کے خلاف آواز بلند کرنے کی جرات نہ ہوئی۔عام عوام بے حس،خواص مصلحت پسند،دانشور خاموش اور لوگ خوف زدہ ہو جائیں تو وہی رجیم مسلط ہو جاتی ہے جس کے بارہ میں مشتاق احمد یوسفی نے کہا ہے کہ ’’اس دورزیاں میں جب بھی اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم پڑھتا ہوں لگتا ہے اس رجیم سے مراد یہی رجیم ہے‘‘ (آب گم صفحہ 16) زمانہ اسی کھوج میں ہے ’’سولی کو جو سجا سکے وہ سر تلاش کر۔اے شیخ شہر پھر کوئی کافر تلاش کر‘‘ اور میں ’’عاشقِ صادق ہوں فرزانہ نہیں۔میرے اندر عقل کا خانہ نہیں‘‘ اس لئے زمانہ سازوں نے اپنی کرسی بچانے کی فکر میں ایک پورے گروہ وفا شناساں کو کافر قرار دے دیا ’’وہ اک حسین تھا اس عہد کے حسینوں میں۔اسے کسی نے تو کافر قرار دینا تھا‘‘ حکومت میں اور ملا میں گٹھ جوڑ ہوا ’’حکومت اور ملا ئے حزیں میں۔سنا ہے کتخدائی ہو رہی ہے‘‘ ہوئی۔مگر ’’آسماں پر ہو چکا تھا فیصلہ اس کے خلاف۔وہ جو تھا اہلِ زمیں نے فیصلہ لکھا ہوا‘‘ ’’ہمی نے وقت کی دہلیز پر کھڑے ہو کر۔اسے کہا تھا کہ جلدی میں فیصلہ نہ کرے‘‘ کیونکہ ’’زمین سب سے بغل گیر ہو کے پوچھتی ہے۔وہ کون ہے کہ جو مجھ سے معانقہ نہ کرے‘‘ مگر اسکو اپنی کرسی کا زعم تھا ’’نہ شوخی بگھار اپنی کرسی کی اتنی۔مکافات سے کچھ تو ڈر احتیاطاً‘‘ مگر اس کے سر پر سنیچر سوار تھا۔کوئی منتر کام نہ آیا۔’’بیدجی کرسی کے کاٹے کا بھی کچھ کرتے علاج۔کوئی پوتھی کھول لیتے کوئی منتر دیکھتے‘‘ ہمارا کہا اس کی سمجھ میں نہ آیا ’’ہم فقیروں کے قتل سے پہلے۔اپنے انجام پر نظر کرنا‘‘ ’’تم عہد کی آواز سے ڈر کیوں نہیں جاتے۔پندار کی سولی سے اتر کیوں نہیں جاتے‘‘؟ اور پھر وہی ہوا جو ہوا کرتا ہے ’’جس کا دعویٰ تھا مری کرسی بڑی مضبوط ہے۔ذکر اس کا داستاں در داستاں کوئی نہ تھا‘‘ اب رہے ہم کافر؟ تو ’’فتوے کٹھ ملاؤں کے۔جوتے میرے پاؤں کے‘‘! ’’میں ایک ہوں کبھی تقسیم نہیں ہو سکتا۔اگر چہ بانٹ لو تم مل کے آدھا آدھا بھی‘‘ ’’منسوخ نہ ہو سکوں گا ہرگز۔قدرت کا اٹوٹ فیصلہ ہوں‘‘۔’’بولوں تو ہوں عہد کی علامت۔خاموش رہوں تو معجزہ ہوں‘‘ پھر وہ دور آ گیا جب ایک نئی سولی گاڑ دی گئی۔’’ہم مؤذن ہیں عہد کے لیکن۔کوئی دینے بھی دے اذان ہمیں‘‘ جو نیا فرعون اٹھا اس کا

حال یہ تھا ”سوائے اپنے اسے کچھ نظر نہ آتا تھا۔فقیہہ شہر کے سر میں فتور آتا تھا“ سارے ملک کے اخباروں کی گویا لگامیں کھل گئیں۔ہر قسم کا رطب و یابس چھپنے لگا۔سچ لکھنے پر پابندی لگ گئی۔جھوٹ لکھنا اہل ہوس کا شیوہ ٹھہرا اور آذوقہ۔”اگر آتا نہ ہوا نکار پڑھنا۔کبھی اس عہد کے اخبار پڑھنا“ ”تم اپنا جھوٹ خود پڑھ کر سنا دو۔ہمیں آتا نہیں سرکار پڑھنا“ اور اگر ہم نے سچ لکھنا چاہا تو ”لگتا ہے نماز پڑھ رہے ہیں۔لفظوں کی کٹی ہوئی ہیں بانہیں“۔مگر اتنی تسلی رہتی ہے۔”دھوپ کی شدت ہے سولی تک۔آگے سایہ ہی سایہ ہے“پھر وہی ہوا جو ایسوں کا انجام ہوا کرتا ہے۔”نسخہ بن کر پس جاؤ گے نادانو۔جب تقدیر کا ہاون دستہ بولے گا“ ”جس کو ہر لیکھ رام جانتا ہے۔میں وہی مرگِ ناگہانی ہوں“۔

یہ سارا پس منظر اس شہر آشوب کا ہے جس سے مظفر عارفی اور اس کا قبیلہ گزرا۔اس نے لفظوں کے استعمال میں بچت کی نہ اسراف۔”کوئی تو سمجھے گا اس عہد کے آدم کی زباں۔شہرِ مسحور میں کوئی تو بشر بھی ہوگا“ وہ اس کوہ ندا کی آواز سن کر پتھر نہیں ہوا۔اس نے کہا ”ہم اشاروں میں بات کرتے ہیں۔ہم نے ڈالی نئی زبان کی طرح“ ”سب راستے گزرتے ہیں اس کے قریب سے۔صحرائے نینوا میں جو چیُرنگ کراس ہے۔“ ”میں بھی پیاسا ہوں کسی کی دید کا۔میرے اندر بھی ہے اک تھر پارکر۔“ ”چاند کھڑا ہے مدت سے دروازے پر۔چہرہ بھی پیلا سا ہے بیمار نہ ہو“ ”اشکوں میں ہیں انا کی چٹانیں چھپی ہوئی۔جیسے سمندروں میں ہمالے پڑے ہوئے“ ”کوچہ و بازار میں برسا لہو۔بادلوں کی رت میں آنکھیں آ ئیاں“ ”عشق اس کے عہد میں بے دست و پا ہو جائے گا۔آنکھ استنبول سینہ قرطبہ ہو جائے گا“ اور اب تو حالت یہاں تک پہنچ گئی ہے کہ ”خدا کرے آسماں کا خیمہ رہے سلامت۔مکین بھی اب تو کہہ رہے ہیں مکاں گرے گا“ ”اپنے سائے سے ڈر رہے ہیں لوگ۔جی رہے ہیں نہ مر رہے ہیں لوگ“ یہ اس عہد کا المیہ ہے جس کو ہمارے کم فہم حاکموں اور پیٹ پرست ملاؤں نے مل کر پیدا کیا ہے۔مظفر نے کیا سادہ انداز میں بات کہی ہے کہ ”سب دلوں کو ٹٹول کر دیکھیں۔جس قدر رصاحبان بیٹھے ہیں“ کہ یہ غلط تو نہیں کہ ”کشتہ ءتیغ انا لگتا ہے۔واعظِ شہر خدا لگتا ہے“ ”اس کو کر و کمال اتاترک کے سپرد۔ملا کو آزمانے کے بعد آزمانا کیا“ ہمارا کیا ہے ”کس قدر وضع دار ہیں ہم لوگ۔قبر میں بھی سفید پوش رہے“

تاریخ بتاتی ہے کہ بہت خدا بننے والے آئے اور چلے گئے۔خدا وہی ہے جو ایک ہے۔خدا وہی ہے جو خدا ہے۔

”سمت ہے اسکی نہ حد۔قل ھواللہ احد!!“ یہ غزل الغزلات خدا کی احدیت اور اس کی احدیت کے سایہ میں سستانے والوں کا نغمہ ءمستانہ ہے۔

چلتے چلتے مظفر نے ہمارے اور اپنے مرحوم یار پروفیسر نصیر احمد خاں کو جو خراج پیش کر دیا اس کا ذکر کئے بغیر بات ختم کرنے کو جی نہیں مانتا۔”تم بھی اے کاش کہہ سکو مظفر۔شعر کوئی نصیر خان سا ایک“

☆☆☆☆

خیال

﴿صاحبزادی امۃ القدوس بیگم صاحبہ﴾

خیال آتا ہے مجھ کو اکثر
کہ کیسا معصوم شخص تھا وہ
کہ جس نے سوچا
کہ جس نے چاہا
کہ ایک ایسا وطن بنائے
کہ ایک ایسا چمن سجائے
وہ طائران چمن قفس میں جو بند ہیں
اس میں آ کے آزاد رہ سکیں گے
وہ شاد آباد رہ سکیں گے
مگر اسے آہ کیا خبر تھی
کہ یہ تو وہ قوم ہے کہ جس کو
کسی کا احساں نہ راس آئے
تھا کیسا معصوم شخص وہ جس نے یہ نہ سوچا
کہ آئندہ اس چمن میں زاغ و زغن کے پہرے لگے رہیں گے
خزاں کے ڈیرے جمے رہیں گے
بھیانک عفریت اور آسیب منہ کو کھولے
دبوچ لیں گے اسے وہ
پھر زخم زخم کر کے
لہو پیئے جائیں گے وہ اس کا
زباں نکالے
وہ زخم کو چاٹتے رہیں گے
نحوستوں کے وہ سائے گلشن پہ ڈال دیں گے
وہ بدنما اور کریہہ صورت
ہے قول اور فعل میں تفاوت
یہ بد بلائیں، خبیث روحیں
بھیانک عفریت اور آسیب
اس گلستاں کے پتے پتے کو کھا رہے ہیں
وہ اس کی ہر خوبصورتی اور دلکشی کو مٹا رہے ہیں
نہ حسن گفتار کے ہیں حامل
نہ حسن کردار کے ہیں مالک
انا کے قیدی، ہوس کے بندے
ذلیل مخلوق اس جہاں کی
کسی کو خوش جو نہ دیکھ پائے
یہ ظلمتوں کے پیامبر ہیں
انہیں چراغاں سے خوف آئے
اسی لئے تو یہ چاہتے ہیں
کہ حسن و خوبی کے اور نیکی کے
ہر دیئے کو بجھا کے رکھ دیں
مگر وہ ایسا نہ کر سکیں گے
دیئے تو جلتے رہیں گے یونہی
یہ آگ میں اپنی جل مریں گے

☆☆☆☆

چوالیسواں جلسہ سالانہ برطانیہ
منعقدہ 31,30جولائی و یکم اگست 2010ء

﴿رپورٹ: مبشر احمد خالد صاحب﴾

جماعت احمدیہ برطانیہ کا چوالیسواں جلسہ سالانہ 31,30 جولائی، یکم و اگست 2010ء کو انتہائی کامیابی کے ساتھ حدیقۃ المہدی، ہمشائر میں منعقد ہوا۔ جس میں 97 ممالک کے 28ہزار 675 احباب و خواتین نے شرکت کی۔ جلسہ میں شامل ہونے والے ہزاروں احمدیوں کے ساتھ ساتھ احمدیہ ٹیلی ویژن کے براہ راست پروگراموں کے ذریعہ کل عالم کے احمدی اس میں شامل ہوکر روحانی مائدہ سے فیض یاب ہوئے۔

خطبہ جمعہ 30,جولائی 2010ء

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 30 جولائی 2010ء کو حدیقۃ المہدی ہمپشائر یو۔کے میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا: حضور انور نے جلسہ میں شامل ہونے والے مہمانوں کو نصائح کرتے ہوئے فرمایا کہ اگرچہ حضرت مسیح موعود نے جلسہ کے مقاصد میں ایک مقصد یہ بیان فرمایا کہ تا افراد جماعت کے آپس میں تعلقات بڑھیں اور تو ددبا ہمی میں ترقی ہو لیکن اپنے اوقات کا صحیح مصرف بھی ایک مومن کی خصوصیت ہے اس لئے جلسہ کی کاروائی کے دوران صرف جلسہ کے پروگرام سننے میں اپنا وقت صرف کریں اور میل ملاقات جلسہ کے اوقات کے بعد ہونی چاہئے۔ فرمایا لوگوں کے اتنے بڑے اجتماع میں بدمزگی اور رنجشیں پیدا ہونے کا احتمال ہوتا ہے لیکن مومن غصہ کو دبانے کی خاصیت رکھتا ہے اس لئے جلسہ کے ماحول کے تقدس کو سامنے رکھیں اور مہمان بھی صرف نظر اور عفوودرگزر سے کام لیں اور صبر اور وسعت حوصلہ کا مظاہرہ کریں۔

لوائے احمدیت

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز 30 جولائی کو پاکستانی وقت کے مطابق 8:40 بجے شب جلسہ گاہ حدیقۃ المہدی ہمپشائر تشریف لائے۔ حضور انور نے لوائے احمدیت لہرایا جبکہ محترم رفیق احمد حیات امیر یو۔کے نے برطانیہ کا جھنڈا لہرایا اس کے بعد حضور انور نے اجتماعی دعا کروائی۔

افتتاحی خطاب

جلسہ سالانہ برطانیہ 2010ء کے افتتاحی اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن کریم و ترجمہ اور نظم سے ہوا۔ ازاں بعد سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے افتتاحی خطاب میں فرمایا کہ اس جلسہ کے عظیم الشان مقاصد ہیں۔ جن کے لئے

حضرت مسیح موعود نے اس جلسہ کا آغاز کیا تھا وہ اہم مقصد جو ان جلسہ ہائے سالانہ کی اصل ہے یہ ہے کہ ہر احمدی اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرتے ہوئے خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کرے۔حضور انور نے فرمایا 28 مئی 2010ء کو لاہور میں ہونے والے دردناک واقعات کے بعد یہ خوشکن اطلاعیں بھی ملی ہیں اور احمدیوں نے مجھے لکھا کہ ہمارے تو خوف اور ڈر دور ہو گئے ہیں اور خدا تعالیٰ کی طرف توجہ زیادہ ہوئی ہے۔باجماعت نمازوں کا شوق پیدا ہوا ہے۔چنانچہ ان واقعات نے احمدیوں کو خدا تعالیٰ سے زیادہ قریب کر دیا ہے۔حضور انور نے فرمایا کہ جلسہ سالانہ کے ان تین دنوں سے بھرپور فائدہ اٹھائیں۔ذکر الٰہی ،درود شریف، باجماعت نمازوں، تہجد اور نوافل میں وقت گزاریں۔حضور انور نے بعض قرآنی اور مسنون دعائیں بتائیں اور تلقین فرمائی کہ احمدی دعاؤں کا ورد کرتے رہیں۔

مستورات سے خطاب

سیدنا حضرت خلیفۃ الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 31 جولائی کو خواتین سے خطاب فرمایا۔تلاوت و نظم کے بعد حضور انور نے تعلیمی میدان میں نمایاں اعزازات حاصل کرنے والی لجنات میں انعامات تقسیم فرمائے جبکہ حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا نے لجنات کو میڈلز پہنائے۔اکیڈمک ایوارڈز کی تقسیم کے بعد حضور انور نے لجنہ اماء اللہ سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ یاد رکھیں کہ تقویٰ کے معیار حاصل کرنے میں اور خدا تعالیٰ کا قرب پانے کے لئے اس رسولؐ کی پیروی کرنا ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ کی گرفت سے بچانے والی چیز تقویٰ ہے اور حقیقی تقویٰ آنحضرت ﷺ کی ذات میں ہے۔آنحضرتؐ پر نازل ہونے والی کامل شریعت پر عمل اور آپؐ کی پیروی کے سوا اور کوئی چارہ انسان کے لئے باقی نہیں ہے۔حضرت مسیح موعودؑ نے اللہ تعالیٰ سے ہدایت پا کر قرآنی علوم اس زمانے میں ہم پر کھولے ہیں۔ہر احمدی کا فرض ہے کہ ان کو پڑھے، سنے، سمجھے اور ان پر عمل کرنے کی کوشش کرے۔حضور انور نے آخر پر اجتماعی دعا کروائی اور بعد ازاں دیر تک سٹیج پر تشریف فرما رہے اور لجنات اور بچیوں کی جانب سے ترنم کے ساتھ پیش کئے جانے والے قصائد، نظموں اور نغمات کو سنتے رہے جس کے بعد حضور انور السلام علیکم کہہ کر لجنہ جلسہ گاہ سے روانہ ہو گئے۔

دوسرے روز کا خطاب

جلسہ سالانہ برطانیہ کے دوسرے دن کے خطاب میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز دوران سال جماعت احمدیہ پر بارشوں کی طرح برسنے والے افضال الٰہیہ کا ذکر فرماتے ہیں۔جلسہ سالانہ برطانیہ کے دوسرے روز مورخہ 31 جولائی 2010ء کو تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطاب فرمایا جس میں تفصیل کے ساتھ جماعتی ترقیات اور انعامات الٰہی بیان فرمائے مختصر اعداد و شمار یہ ہیں:

☆ اس سال 3 نئے ممالک ترکمانستان، دومینیکا اور فیرو آئی لینڈز میں احمدیت کا نفوذ ہوا۔اس طرح اب دنیا کے 198 ممالک میں احمدیت کا باقاعدہ طور پر نفوذ ہو چکا ہے۔☆ پاکستان کے علاوہ 516 نئی جماعتیں قائم ہوئیں ہیں۔

742 مقامات پر پہلی بار احمدیت کا پودا لگا ہے۔☆ دوران سال 294 بیت الذکر کا اضافہ ہوا۔ جن میں سے 115 بیت نئی تعمیر ہوئیں ہیں اور 184 بیت بنی بنائی عطا ہوئی ہیں جبکہ مشن ہاؤسز میں 87 کا اضافہ ہوا ہے اب تک گزشتہ سالوں کو شامل کر کے 102 ممالک میں دینی مراکز کی کل تعداد 2204 ہو چکی ہے۔☆ پاکستان ہندوستان سمیت دنیا کے گیارہ ممالک میں جماعت کے اپنے پریس ہیں۔☆ دوران سال قرآن کریم کا مزید ایک ترجمہ شائع ہو کر اب یہ تعداد 70 ہوگئی ہے۔ نیا شائع ہونیوالا ترجمہ قرآن گنی بساؤ میں استعمال ہونیوالی زبان پرتگیز کریول میں ہے۔ دوران سال 568 مختلف کتب پمفلٹس اور فولڈر وغیرہ 38 زبانوں میں طبع ہوئے جن کی تعداد 38 لاکھ 30 ہزار 602 ہے۔☆ امسال 624 نمائشوں کے ذریعہ 21 لاکھ 99 ہزار 790 افراد تک احمدیت کا پیغام پہنچایا گیا ہے۔☆ مجموعی طور پر 521 اخبارات نے 761 جماعتی مضامین آرٹیکلز اور خبریں وغیرہ شائع کی ہیں۔ ان اخبارات کے قارئین کی تعداد تقریباً 23 کروڑ 44 لاکھ 49 ہزار بنتی ہے۔ ☆ ایم ٹی اے کے علاوہ اس سال 1308 ٹی وی پروگرامز کے ذریعہ 1441 گھنٹے اور 30 منٹ وقت ملا اور 10 کروڑ سے زائد افراد تک اس کے ذریعہ سے پیغام پہنچا۔☆ مختلف ممالک کے ریڈیو سٹیشنز پر 3 ہزار 303 گھنٹے پر مشتمل 4 ہزار 164 پروگرامز نشر ہوئے۔ جن کے ذریعہ محتاط اندازے کے مطابق 7 کروڑ افراد تک پیغام پہنچا۔☆ امسال تحریک وقف نو میں 2139 واقفین نو کا اضافہ ہوا ہے۔ اس اضافے کے ساتھ واقفین کی کل تعداد 41 ہزار 220 ہوگئی ہے۔☆ امسال بیعتوں کی کل تعداد 4 لاکھ 58 ہزار 760 ہے۔ 119 ممالک سے 407 قومیں احمدیت میں شامل ہوئیں ہیں۔☆ نظام وصیت میں شامل ہونیوالوں کی تعداد اب ایک لاکھ نو ہزار ہو چکی ہے۔

اٹھارویں عالمی بیعت

مورخہ یکم اگست کو پاکستانی وقت کے مطابق سہ پہر سوا پانچ بجے 18 ویں عالمی بیعت منعقد ہوئی۔ دنیا بھر سے آئے ہوئے 28 ہزار سے زائد احمدی احباب وخواتین اپنے پیارے آقا کی قیادت میں عالمی بیعت کے لئے جلسہ گاہ میں جمع تھے۔ عالمی بیعت کی تقریب کے دوران جلسہ گاہ میں متعدد زبانوں میں بیعت کے الفاظ کا ترجمہ دوہرایا گیا اور احمدیہ ٹیلی ویژن کی وساطت سے دنیا کے 198 ممالک کے احمدیوں نے اپنے نئے بھائیوں کے ساتھ تجدید بیعت کا شرف حاصل کیا۔ حضور انور نے اس موقع پر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے 4 لاکھ 58 ہزار 760 سعید روحوں کو جماعت میں داخل ہونے کی توفیق عطا فرمائی ہے، گزشتہ سال سے 42 ہزار کا اضافہ ہے۔ اللہ تعالیٰ تمام شامل ہونے والوں کو ثبات قدم عطا فرمائے۔ عالمی بیعت کے اس وجد آفریں منظر کے بعد کل عالم کے احمدیوں نے اپنے آقا سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اقتداء میں سجدہ شکر ادا کیا۔

اختتامی خطاب

مورخہ یکم اگست کو رات 8:30 بجے اختتامی تقریب کا آغاز ہوا۔ تلاوت، قصیدہ اور نظم کے بعد دوران سال تعلیم

میں نمایاں کارکردگی دکھانے والے طلباء کو حضور انور نے میڈلز اسناد اور انعامات سے نوازا۔ جس کے بعد محترم رفیق احمد حیات امیر یو۔ کے نے گزشتہ سال سے شروع کئے جانے والے انٹرنیشنل پیس پرائز اس سال جناب عبدالستار صاحب ایدھی کو دیئے جانے کا اعلان کیا۔ یہ انعام دنیا میں مذہبی، سماجی، معاشی یا اقتصادی معاملات میں پُر امن کوشش کرنے والے شخص کو دیا جاتا ہے۔ حضور انور نے خطاب کا آغاز کرتے ہوئے فرمایا کہ آجکل جماعت احمدیہ کی مخالفت میں شدت آچکی ہے۔ لیکن ہمیں اس کی فکر نہیں کرنی چاہئے کیونکہ الٰہی جماعت کی مخالفت جس شدت سے ہوتی ہے اسی شدت سے افضال الٰہی برسنا شروع ہوجاتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود کی کتب کے حوالوں کی تلبیس کر کے کم علم احمدیوں کو اور دوسرے عوام کو گمراہ کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ لیکن اس سے کوئی بھی نقصان احمدیت کو نہیں پہنچ سکے گا کیونکہ ہمیشہ الٰہی جماعتوں کے مخالفین نے اپنے آپ کو گھاٹے میں ڈالا ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ جماعت کا ہر فرد صدق دل سے حضرت مسیح موعود پر ایمان لاتا ہے۔ یہ احمدیوں پر بدظنی ہے کہ اس طرح کے کاموں سے احمدیوں کو ہٹانے میں کامیاب ہوسکیں گے۔ حضور انور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود نے اپنی کتب میں اپنے دعاوی کی صداقت کے بیشمار دلائل بیان فرمائے ہیں۔ جن سے صاحب فراست، صاف دل اور نیک نیت آدمی کو صداقت کا علم ہوتا ہے۔ آپ نے بعض آسمانی اور زمینی نشانات کا بھی ذکر فرمایا ہے اور ان گواہیوں کا بھی ذکر فرمایا جو سعید روحوں نے آپ کے تعلق میں دی ہیں۔ جن کو غور اور تدبر سے پڑھنے سے صداقت حضرت مسیح موعود کے ثبوتوں کا نہ ختم ہونے والا سلسلہ شروع ہوجاتا ہے۔ تقریباً رات 10:30 بجے حضور انور کا خطاب ختم ہوا لیکن حضور انور سٹیج پر تشریف فرما رہے اور قریباً چالیس منٹ عربی، اردو اور افریقن لوگوں کی طرف سے نظمیں اور نغمات پیش کئے جاتے رہے۔

دیگر تقاریر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ اور چار روح پرور خطابات کے علاوہ جماعت کے سات مقررین نے اردو و انگریزی زبانوں میں خطابات کئے جن کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

1- تقریر: ''سیرۃ حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب درد'' (انگریزی) مقرر: مکرم فرید احمد صاحب سیکرٹری امور خارجہ یو۔ کے
2- تقریر: ''نظام وصیت کی تاثیرات'' (اردو) مقرر: مکرم مولانا عبدالاول خان صاحب مشنری انچارج بنگلہ دیش
3- تقریر: ''تعلق باللہ کے ذرائع'' (انگریزی) مقرر: مولانا مبارک احمد نذیر صاحب مربی انچارج کینیڈا
4- تقریر: ''احمدیت۔ عافیت کا حصار'' (انگریزی) مقرر: مکرم بلال ایٹکنسن صاحب ریجنل امیر نارتھ ایسٹ۔ یو۔ کے
5- تقریر: ''خلافت میں اطاعت کے نمونے'' (اردو) مقرر: مکرم نصیر احمد انجم صاحب پروفیسر جامعہ احمدیہ ربوہ
6- تقریر: ''حضرت مسیح موعود کا عشق رسول'' (اردو) مقرر: مکرم مولانا عطاء المجیب راشد صاحب مربی انچارج یو۔ کے امام بیت الفضل لندن
7- تقریر: ''آنحضرتؐ کے بنی نوع پر احسانات'' (انگریزی) مقرر: مکرم رفیق احمد حیات صاحب امیر یو۔ کے

اللہ تعالیٰ اس جلسہ کے نیک، مفید اور دور اس نتائج ظاہر فرمائے۔ (آمین)

☆☆☆

انگریز کی تعریف؟

مکرم ظفر اللہ خان طاہر صاحب

نوائے وقت سنڈے میگزین 14 فروری 2010ء میں ایک مضمون نگار نے حضرت بانی جماعت احمدیہ کی کتاب تحفہ قیصریہ کے حوالہ سے ملکہ برطانیہ کی خوشامد کا اعتراض دہرایا ہے۔معترض کی تحریر کا خلاصہ یہ ہے کہ انہیں حضرت مرزا غلام احمد قادیانیؑ کی کتاب تحفہ قیصریہ میں ملکہ معظمہ کی خوشامد نظر آئی۔انہوں نے اس بات کو ایک ایسے مدعی کے بارے میں جو خود کو اللہ کی طرف سے ہو کر آنے والا قرار دیتا ہو اس کے وقار کے سخت خلاف سمجھا ہے۔قارئین اس کتاب تحفہ قیصریہ کا ضرور مطالعہ کریں۔اس سے کھل جائے گا کہ معترض نے اس تصنیف کے ساتھ وہی سلوک کیا ہے جو یہودی انجیل کے ساتھ، ہندو پنڈت اور عیسائی پادری قرآن اور احادیث کے ساتھ کرتے آئے ہیں۔

خوشامد کسی کی جھوٹی تعریف کرنے کو کہتے ہیں جو بعض ناجائز فوائد حاصل کرنے کے لئے کی جاتی ہے۔حضرت بانی جماعت احمدیہ نے کبھی بھی کسی حکومت کی خوشامد نہیں کی۔آپ نے ہمیشہ اپنا مسلک لوگوں کے سامنے بیان کیا کہ میرا یہ عقیدہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی تعلیمات کے عین مطابق ہے۔آپ فرماتے ہیں:

> ’’پس سنو اے نادانو! میں اس گورنمنٹ کی کوئی خوشامد نہیں کرتا بلکہ اصل بات یہ ہے کہ ایسی گورنمنٹ سے جو دین(۔) اور دینی رسوم پر کچھ دست اندازی نہیں کرتی اور نہ اپنے دین کو ترقی دینے کے لئے ہم پر تلواریں چلاتی ہے۔قرآن شریف کی رو سے جنگ مذہبی کرنا حرام ہے کیونکہ وہ بھی کوئی مذہبی جہاد نہیں کرتی۔‘‘ (کشتی نوح روحانی خزائن جلد ۱۹ صفحہ ۷۵ حاشیہ)

اس طرح حضرت مرزا صاحب نے حقیقۃ المہدی میں فرمایا کہ میں بھی اپنے عقائد امام مہدی اور انگریزی حکومت کے بارہ میں شائع کرتا ہوں، یہ لوگ بھی اپنے عقائد شائع کریں اور حکومت اسے فریقین سے لے کر اردو، عربی، انگریزی اور فارسی میں چھپوا کر ان ممالک میں جہاں یہ زبانیں بولی جاتی ہیں شائع کر دے۔مگر مخالفین میں سے کسی نے بھی ایسا کرنے کی جرأت نہ کی کیونکہ منافقت اور خوشامد کرنے والے ایسی جرأت کر ہی نہیں سکتے تھے۔

انگریزوں کی تعریف کا تاریخی پس منظر یہ ہے کہ جنرل کمیٹی اہل اسلام ہند کے وائس پریذیڈنٹ جناب محمد حیات

خان نے قیصرہ ہند کی ڈائمنڈ جوبلی کے موقع پر تمام مسلمانوں کی طرف سے ایک اشتہار شائع کیا تھا۔ جس میں انہوں نے اہل دین سے اس جوبلی کو عظیم الشان طریق پر منانے کی اپیل کی تھی۔ چنانچہ حضرت مرزا صاحب نے بھی قیصرہ ہند کے شکریہ کے طور پر ایک تقریب منعقد کی اور یہ کتاب شائع کروا کر قیصرہ ہند اور دیگر اراکین حکومت کو تحفہ کے طور پر بھجوائی۔

تمام مسلمان فرقے جن میں اہل حدیث، بریلوی، دیوبندی اور شیعہ وغیرہ شامل ہیں حکومت انگریزی کے عدل اور انصاف پر اس کے مداح تھے۔ حضرت مرزا صاحب بھی حکومت کی طرف سے دی جانے والی مذہبی آزادی اور عدل وانصاف پر حکومت کی تعریف کرتے تھے اور یہ عمل اللہ اور رسول ﷺ کے حکم کے عین مطابق تھا۔ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو یہی حکم دیا ہے کہ جو تمہارے ساتھ حسن سلوک کرے تم بھی اس کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ هَلْ جَزَآءُ الْإِحْسَانِ إِلَّا الْإِحْسَانُ (الرحمٰن: 61) چنانچہ اس وقت کے مسلم زعماء یہی سمجھتے تھے اور اسی کے مطابق ان کا طرز عمل تھا۔ اہل حدیث گروہ کے سربراہ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی انگریزی سلطنت کے متعلق لکھتے ہیں:۔

> ''سلطان روم ایک اسلامی بادشاہ ہے لیکن امن عامہ اور حسن انتظام کے لحاظ سے (مذہب سے قطع نظر) برٹش گورنمنٹ بھی ہم مسلمانوں کے لئے کچھ کم فخر کا موجب نہیں ہے اور خاص گروہ اہل حدیث کے لئے تو یہ سلطنت بلحاظ امن وآزادی اس وقت کی تمام اسلامی سلطنتوں (روم، ایران، خراسان) سے بڑھ کر فخر کا محل ہے۔'' (رسالہ اشاعۃ السنۃ۔ جلد ۶ نمبر ۱۰ صفحہ ۲۹۲۔۲۹۳)
>
> ''اس امن وآزادی عام وحسن انتظام برٹش گورنمنٹ کی نظر سے اہل حدیث ہند اس سلطنت کو ازبس غنیمت سمجھتے ہیں اور اس سلطنت کی رعایا ہونے کو اسلامی سلطنتوں کی رعایا ہونے سے بہتر جانتے ہیں۔'' (رسالہ اشاعۃ السنۃ۔ جلد ۶ نمبر ۱۰ صفحہ ۲۹۲۔۲۹۳)

مولوی نذیر احمد صاحب دہلوی فرماتے ہیں:۔

''سارے ہندوستان کی عافیت اسی میں ہے کہ کوئی اجنبی حاکم اس پر مسلط رہے جو نہ ہندو ہو نہ مسلمان ہو کوئی سلاطین یورپ میں سے ہو مگر خدا کی بے انتہا مہربانی اس کی مقتضی ہوئی کہ انگریز بادشاہ آئے۔'' (مجموعہ لیکچرز مولانا نذیر احمد دہلوی صفحہ ۴۔۵ مطبوعہ ۱۸۹۰ء) ''کیا گورنمنٹ جابر اور سخت گیر ہے؟ توبہ توبہ ماں باپ سے بڑھ کر شفیق۔'' (ایضاً صفحہ ۱۹)

''میں اپنی معلومات کے مطابق اس وقت ہندوستان کے والیان ملک پر نظر ڈالتا تھا اور برما اور نیپال اور افغانستان بلکہ فارس اور مصر اور عرب تک خیال دوڑاتا تھا اس سرے سے اس سرے تک ایک متنفس سمجھ

میں نہیں آتا تھا جس کو میں ہندوستان کا بادشاہ بناؤں۔ امیدواران سلطنت میں سے اور کوئی گروہ اس وقت موجود نہ تھا کہ میں اس کے استحقاق پر نظر کرتا پس میرا اس وقت فیصلہ یہ تھا کہ انگریزی سلطنت ہندوستان کے اہل ہیں سلطنت انہی کا حق ہے انہی پر بحال رہنی چاہئے۔" (ایضاً صفحہ:۲۶)

مولوی ظفر علی خان صاحب ایڈیٹر اخبار زمیندار لکھتے ہیں:۔

"مسلمان۔۔۔۔۔ایک لمحہ کے لئے بھی ایسی حکومت (یعنی انگریزی حکومت۔ناقل) سے بدظن ہونے کا خیال نہیں کر سکتے۔ اگر کوئی بدبخت مسلمان، گورنمنٹ سے سرکشی کرے تو ہم ڈنکے کی چوٹ سے کہتے ہیں کہ وہ مسلمان، مسلمان نہیں" (اخبار زمیندار لاہور ۱۱ نومبر ۱۹۱۱ء)

"زمیندار اور اس کے ناظرین گورنمنٹ برطانیہ کو سایہ خدا سمجھتے ہیں۔اور اس کی عنایات شاہانہ اور انصاف خسروانہ کو اپنی دلی ارادت وقلبی عقیدت کا کفیل سمجھتے ہوئے اپنے بادشاہ عالم پناہ کی پیشانی کے ایک ایک قطرے کی بجائے اپنے جسم کا خون بہانے کیلئے تیار ہیں اور یہی حالت ہندوستان کے تمام مسلمانوں کی ہے۔" (اخبار زمیندار لاہور ۲۳ نومبر ۱۹۱۱ء)

مولوی صاحب موصوف نے اپنی نظم میں لکھا۔

جھکا فرط عقیدت سے مرا سر
ہوا جب تذکرہ کنگ ایمپرر کا
جلالت کو ہے کیا کیا ناز اس پر
کہ شہنشاہ ہے وہ بحر وبر کا
زہے قسمت جو ہو اک گوشہ حاصل
ہمیں اس کی نگاہ فیض اثر کا

(زمیندار ۱۹ نومبر ۱۹۱۱ء)

"حکیم الامت" شاعر مشرق علامہ اقبال ملکہ معظمہ کی وفات پر تحریر فرماتے ہیں:۔

میت اٹھی ہے شاہ کی، تعظیم کے لئے
اقبال اڑ کے خاک سر رہ گزر ہو

صورت وہی ہے نام میں رکھا ہوا ہے کیا
دیتے ہیں نام ماہ محرم کا ہم تجھے
کہتے ہیں آج عید ہوئی ہے ہوا کرے
اس عید سے تو موت ہی آئے خدا کرے
اے ہند تیرے سر سے اٹھا سایہ خدا
اک غم گسار تیرے مکینوں کی تھی، گئی
ہلتا ہے جس سے عرش یہ رونا اسی کا ہے
زینت تھی جس سے تجھ کو جنازہ اسی کا ہے

(باقیات اقبال۔مرتبہ سید عبدالواحد معینی ایم اے آکسن شائع کردہ آئینہ ادب انارکلی لاہور۔بار دوم صفحہ ۷۳۔۷۶۔۸۱۔۹۰)

شیعہ عالم دین علامہ السید علی الحائری نے لکھا کہ:۔

''ہم کو ایسی سلطنت کے زیر سایہ ہونے کا فخر حاصل ہے جس کی حکومت میں انصاف پسندی اور مذہبی آزادی قانون قرار پاچکی ہے۔جس کی نظیر اور مثال دنیا کی کسی اور سلطنت میں نہیں مل سکتی غور کرو کہ تم اسلام کی تبلیغ اور اشاعت کے لئے کیونکر بے خوف وخطر پوری آزادی کے ساتھ آج سر میدان تقریریں اور وعظ کررہے ہو۔اور کس طرح ہر قسم کے سامان اس مبارک عہد مسعود میں ہمیں میسر آئے ہیں جو پہلے کسی حکومت میں موجود نہ تھے۔گزشتہ غیر مسلم سلطنتوں کے عہد میں یہ حالت تھی کہ مسلمان اپنی مسجدوں میں اذان تک نہ کہہ سکتے تھے اور باتوں کا تو ذکر ہی کیا ہے حلال چیزوں کے کھانے سے روکا جاتا تھا۔کوئی باقاعدہ تحقیقات ہوتی نہ تھی۔۔۔۔۔۔۔اس لئے میں کہتا ہوں کہ ہر شیعہ کو اس احسان کے عوض میں صمیم قلب سے برٹش حکومت کا رہین احسان اور شکر گذار رہنا چاہئے اور اس کے لئے شرع بھی ان کو مانع نہیں ہے۔کیونکہ پیغمبر اسلام علیہ وآلہ السلام نے نوشیروان عادل کے عہد سلطنت میں ہونے کا ذکر مدح فخر کے رنگ میں بیان ہے۔''

(موعظہ تحریف قرآن بابت ماہ اپریل 1923 ص 68,67 شائع کردہ ینگ مین سوسائٹی خواجگان نارووال لاہور)

ان حوالہ جات سے واضح ہے کہ آج سے سو سال قبل ہندوستان میں ہر مکتبہ فکر کے مسلم زعماء کو یہ بات اچھی طرح

سمجھ آ چکی تھی کہ انگریز حکومت ہی ان کے لئے سایہ عاطفت ہے۔کیونکہ اس انگریزی حکومت نے ہی پہلے کی سکھ حکومت کے جاری ظالمانہ اقدامات سے ان کو نجات دلائی تھی۔سکھا شاہی کا وہ دور جب مسلمانوں کو اذانیں دینے کی اجازت تھی نہ عبادت بجالانے کی۔ان کی مساجد گھوڑوں کے اصطبل میں تبدیل کر دی گئی تھیں۔نہ ان کے اموال محفوظ تھے اور نہ ان کی عزتیں محفوظ تھیں۔انگریزی حکومت نے آ کر ان کو اس عذاب سے نجات دلائی۔انہیں مذہبی آزادی دی۔انہیں برابر کے حقوق دیئے۔حکومت میں انہیں حصہ دار بنایا۔اس لئے ان کے ان اقدامات کی وجہ سے تعریف تو سب مسلمان کرتے تھے۔مگر ایک فرق جو حضرت مرزا صاحب کی اس کتاب کا مطالعہ کرنے کے بعد واضح ہو جاتا ہے وہ یہ ہے کہ آپ نے قیصرہ ہند کا شکریہ ادا کیا اور ساتھ ہی اس کی وجوہات بھی درج فرمائی ہیں کہ ان کے انصاف اور مذہبی آزادی دینے کی وجہ سے ہم شکریہ ادا کرتے ہیں۔مگر صرف اسی پر اکتفاء نہیں کیا بلکہ آپ نے ملکہ معظّمہ کو لکھا کہ آپ کا مذہب درست نہیں (دین حق) سچا مذہب ہے۔ آپ اس کی تحقیق کریں۔ایک جلسہ کروائیں۔جس میں تمام مذاہب والے اپنے اپنے مذہب کی خوبیاں بیان کریں۔پھر دیکھیں کہ کونسا مذہب سچا ہے اور اسے قبول کرلیں۔

آپ نے یہ بھی لکھا کہ مسیح کی صلیبی موت اور ان کے لعنتی ہونے کا عقیدہ اور کفارہ کا عقیدہ یہ سب غلط عقائد ہیں۔ صحیح عقائد وہی ہیں جو (دین حق) پیش کرتا ہے۔اگر ملکہ معظّمہ چاہیں تو میں انہیں ایک سال کے اندر اندر خدا کی طرف سے نشان بھی دکھا سکتا ہوں۔اور اگر میں کوئی نشان نہ دکھا سکا تو بے شک مجھے پھانسی دے دی جائے۔

اس کتاب میں حضرت مرزا صاحب نے ایک طرف انگریزی حکومت کی مذہبی آزادی اور عدل و انصاف کی تعریف کی ہے تو دوسری طرف ان کے مذہب کی خامیوں اور (دین حق) کی خوبیوں کا ذکر فرمایا اور عیسائی پادریوں کو جو اس حکومت کے مذہبی رہنما تھے ان کی خرابیوں کی نشاندہی کی اور ان کے ہتھکنڈوں کا ذکر فرمایا ہے جن سے وہ لوگوں کو گمراہ کرتے ہیں۔جہاں تک اس اعتراض کا تعلق ہے کہ حضرت مرزا صاحب نے جو خدا کی طرف سے مامور تھے ملکہ کی تعریف کیوں کی تو یاد رہے کہ اللہ کے مامورین تو آتے ہی اخلاقیات سکھانے کیلئے ہیں۔قرآن مجید اور احادیث نبویہ میں بڑی وضاحت کے ساتھ ہمارے لئے اس میں رہنمائی موجود ہے۔قرآن کریم میں حضرت موسیٰؑ اور حضرت ہارونؑ دونوں کو فرعون جو کہ ظالم تھا اس کی طرف جانے اور اس کو اللہ تعالیٰ کا پیغام دیتے وقت آداب کا خیال رکھنے کا حکم دیا اور فرمایا کہ اس کے ساتھ نرمی کے ساتھ بات کرو۔(طٰہٰ:۴۴)

حضرت یوسفؑ کا طرزِ عمل جو انہوں نے فرعون مصر کے ساتھ اپنائے رکھا۔وہ بھی ہمارے لئے مشعل راہ ہے۔آپ

نے اس کی حکومت میں رہتے ہوئے اس حد تک اسکے آداب وقوانین کی اطاعت کی کہ اس نے آپ کو اپنا وزیر مقرر کر لیا۔ فرعون مصر کا انہیں کو ایک اعلیٰ ملکی سطح کے عہدہ پر مقرر کرنا اس کے آپ پر اعتماد اور آپ کی دیانتداری اور حکومت وقت کی اطاعت کا منہ بولتا ثبوت ہے۔قرآن کریم نے حضرت یوسفؑ کے اس رویہ کی تعریف کی ہے۔اور فرمایا کہ اس نے بادشاہ کے قوانین کی اطاعت کرتے ہوئے اپنے بھائی کو باوجود خواہش کے اپنے پاس نہ روکا مگر اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے تدبیر اختیار فرمائی اور انھوں نے اپنے بھائی کو اپنے پاس قانوناً روک لیا۔(یوسف:۷۷)

ہمارے آقا ومولیٰ رسول خدا ﷺ نے ہر نیک اور عادل بادشاہ کو ظل الرحمٰن یعنی رحمان خدا کا سایہ قرار دیا ہے۔

(ابوشجاع شیرویہ بن شہردار بن شیرویہ الدیلمی الہمدانی: الفردوس بماثور الخطاب: جزء2 ص343 حدیث نمبر 3553 مطبوعہ بیروت دارالکتب العلمیہ 1986، عبدالرؤف مناوی: فیض القدیر: جزء4 ص144 زیر لفظ س: المکتبۃ التجاریہ الکبریٰ مصر: 1356ھ)

آنحضرت ﷺ نے عیسائی بادشاہ اصحمہ نجاشی کے بارہ میں فرمایا رجل صالح (بخاری کتاب مناقب الانصار باب حدیث النجاشی) کہ نجاشی نیک صالح آدمی ہے۔آپؐ نے ایران کے بادشاہ نوشیروان جو کہ مسلمان نہیں تھا کے عدل وانصاف کی بھی تعریف فرمائی ہے۔

پس جذباتی اور جھوٹے اور بے بنیاد الزام لگانے سے صداقت کو تو کچھ فرق نہیں پڑتا البتہ ایسے بے سروپا الزامات لگانے والے کی اپنی ساکھ کو لازماً نقصان ہوتا ہے۔معترض نے حضرت مرزا صاحب کو کیمیاگر اور جادوگری کرنے والا کہہ کر اپنے دل کا غبار نکالنے کی کوشش کی ہے۔قرآن مجید کھول کر دیکھیں تو آپ کو معلوم ہوگا کہ ہر دور میں اہل اللہ کے مخالفین نے اہل اللہ کے بارہ میں یہی کچھ کہا ہے۔حتیٰ کہ حضرت موسیٰ اور ہمارے آقا مولا حضرت اقدس محمد ﷺ کو بھی مخالفوں نے اسی نام سے پکارا تھا۔اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔فرعون کی قوم کے سرداروں نے حضرت موسیٰ کے بارے میں کہا کہ یہ تو ایک بڑا عالم ماہر جادوگر ہے۔(الاعراف:110)(الشعراء: 35) آنحضرت ﷺ کے بارہ میں بھی آپ کے منکرین یہی کہتے تھے کہ یہ تو واضح طور پر ایک جادوگر ہے۔(یونس:۳)صرف یہی نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس طرح کا طرز عمل اور ایسے اعتراضات انبیاء کے مخالفین کی طرف سے ہمیشہ ہوتے رہے ہیں۔کوئی نئی بات نہیں۔چنانچہ فرمایا ان سے پہلے جو رسول آتے رہے ان کو لوگوں نے یہی کہا کہ وہ جادوگر یا مجنون ہیں (الذاریت:53)پس یہ اعتراض اپنی ذات میں حضرت بانی جماعت احمدیہ کی سچائی پر دلیل ہے کہ آپ پر بھی وہی اعتراض ہوئے جو پہلے سچے نبیوں پر ہوتے آئے۔

☆☆☆☆

اخبار مجالس

﴿قیادت عمومی مجلس انصاراللہ پاکستان﴾

☆**دورہ کراچی** : محترم حافظ مظفر احمد صاحب صدر مجلس انصاراللہ پاکستان نے مورخہ 23 تا 25 / جولائی 2010ء حیدرآباد اور کراچی کا دورہ کیا 23 / جولائی کو بیت الرحمٰن کراچی میں آپ نے جمعہ پڑھایا اور پھر گلشن جامی، بیت العزیز عزیز آباد اور بیت الرحمٰن کلفٹن میں زعامت ہائے علیاء کراچی کے عہدیداران سے **ملاقات** کی۔ ان پروگراموں میں کل حاضری 147 رہی۔☆ 24 / جولائی کو حیدرآباد میں 6 اضلاع کے ناظمین ضلع و عاملہ علاقہ سے **ملاقات** کی حاضری 30 رہی ۔رپورٹس کے جائزوں کے بعد آپ نے عہدیداران انصار کو نماز باجماعت، صبر و توکل اور دعاؤں کی تلقین کی۔

☆مورخہ 19 / جولائی 2010ء کو محترم حافظ مظفر احمد صاحب نے راولپنڈی، اسلام آباد اور کوٹلی آزاد کشمیر کا دورہ کیا۔ اس موقع پر حسب خواہش امیر صاحب ضلع آپ نے جماعت احمدیہ کوٹلی کے نو تعمیر شدہ گیسٹ ہاؤس کا افتتاح بھی فرمایا۔ بعد ازاں صدر محترم نے سانحہ لاہور کے بارہ میں نظامت ضلع کی طرف سے آزاد کشمیر کے اخبارات کی تصاویر خبروں اور تبصروں پر مشتمل نمائشی سٹال ملاحظہ کیا اور اس پر خوشنودی کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ تراشے ہمیں مرکز بھجوا دیں تاکہ اس سے بہتر استفادہ ہو۔ اجلاس عہدیداران میں محترم صدر صاحب نے تربیتی امور پر خطاب فرمایا۔ اجلاس میں ضلع بھر کی 12 مجالس کے قریباً 50 زعماء و ممبران عاملہ ضلع نے شرکت کی۔

فری میڈیکل کیمپ ☆ملکی تاریخ کے حالیہ ہولناک سیلاب کی اطلاع ملتے اور راستہ کھلتے ہی متاثرین سیلاب کی طبی خدمات کے لئے مجلس انصاراللہ پاکستان نے مورخہ 8 / اگست 2010ء کو اپنی ایمبولینس اور میڈیکل ٹیم تشکیل دے کر بھجوائی۔ یہ ٹیم ڈاکٹر جواد احمد قادر صاحب ایم بی بی ایس، ان کے معاون نبیل احمد صاحب، ہومیو ڈاکٹر ظہیر الدین بابر صاحب اور ان کے معاون قاصد احمد صاحب پر مشتمل تھی۔ ایمبولنس کے ڈرائیور محمد آصف شہزاد صاحب تھے۔ ٹیم نے جلدی امراض، ہیضہ اور دیگر بیماریوں میں مبتلا بے شمار مریضوں کا علاج کیا جس کی علاقہ وار تفصیل درج ذیل ہے۔ **ضلع مظفر گڑھ**:۔ شاہ جمال کوو پور، ڈبل موڑ اور مظفر گڑھ شہر میں کل کیمپس لگا کر 320 مریضوں کا علاج کیا گیا۔ **ضلع راجن پور**:۔ راجن پور شہر، بستی لاشاری، عزیز آباد، الہ آباد میں کل 700 مریضوں کو ادویات دی گئیں۔ یہاں مقامی ڈاکٹر شاہد اقبال صاحب نے بھی طبی خدمات سرانجام دی۔ **ضلع ڈیرہ غازی خان**:۔ بستی رنداں، بستی سہرانی، مسرور آباد، چاہ اسماعیل والا، بستی مسوری شاہ، جھوک اترا، کوٹ چھٹہ، موضع ہزارہ، ڈیرہ غازی خان شہر، تونسہ شہر، جھگڑ امام شاہ۔ یہاں کل 3539 مریضوں کو مفت ادویات دی گئیں۔ اس طرح 11 روزہ میڈیکل کیمپ میں ساڑھے چار ہزار سے زائد مریضوں کا مفت علاج ہوا۔

☆**مجلس انصاراللہ ماڈل کالونی کراچی**: ماہ جولائی میں 5 میڈیکل کیمپس لگائے گئے کل 1033 مریضوں کو ادویات دی گئیں۔ ڈاکٹر طلعت اشرف صاحبہ، ڈاکٹر فریحہ عروج صاحبہ اور ڈاکٹر فاروق ہمایوں صاحب نے تعاون کیا۔

☆ **مجلس انصاراللہ دارالنور فیصل آباد:** 30/جولائی کو محلہ نخی سرور آباد میں میڈیکل کیمپ منعقد کیا گیا 66 مریضوں نے فائدہ اٹھایا۔ طاہر احمد صاحب (میل نرس) نے تعاون کیا۔

☆ **مجلس انصاراللہ زعامت علیا گلشن پارک لاہور:** 5/جولائی میں تین میڈیکل کیمپس لگائے گئے۔ 105 مریض مستفید ہوئے۔ علاوہ ازیں 145 مریضوں کا معائنہ کیا گیا۔

☆ **مجلس انصاراللہ ضلع راولپنڈی:** قیادت ذہانت وصحت جسمانی کی ہدایت پر مجلس انصاراللہ ضلع راولپنڈی نے ''لو سے بچاؤ'' کی ہومیوپیتھی دوائی مرکز کی طرف سے دیئے گئے نسخہ کے مطابق تیار کر کے 305 احباب میں تقسیم کی۔ مجلس انصاراللہ ضلع راولپنڈی کے دفتر میں ایک ہومیوپیتھی ڈسپنسری بھی قائم کی گئی ہے جہاں ہر نماز جمعہ کے بعد مریضوں کو ادویات دی جاتی ہیں۔

☆ **مجلس انصاراللہ علاقہ فیصل آباد:** مجلس انصاراللہ علاقہ فیصل آباد نے مرکز کی طرف سے حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے ہومیوپیتھی نسخہ لو اور ہیضہ سے بچاؤ کی دوائی تیار کر کے علاقہ فیصل آباد کے تینوں اضلاع میں 450 گھرانوں میں تقسیم کی۔

وقار عمل ☆ **زعامت علیا گلشن پارک لاہور:** 11/جولائی کو اجتماعی وقار عمل کے ذریعہ اپنے اپنے گھروں کے باہر سامنے والے حصہ میں گلی اور بازاروں کی صفائی کی گئی۔ حاضری انصار 82 خدام 47 اطفال 35۔ نیز شعبہ ایثار کے تحت 36 انصار نے ناداروں اور بیوگان ویتامیٰ کی ضروریات پوری کیں۔

☆ **مجلس دارالنور فیصل آباد:** مورخہ 11/جولائی کو باغ جناح میں اجتماعی وقار عمل کے ذریعہ سارے پارک سے کاغذ، ڈبے اور کوڑا کرکٹ اٹھا کر ٹھکانے لگایا۔ حاضری 29 رہی۔

☆ **مجلس انصاراللہ علی پور چٹھہ گوجرانوالہ:** بیت الذکر میں 4 انصار نے بارش کا جمع شدہ پانی اور کیچڑ نکال کر صفائی کی گئی۔

پکنک ☆ **زعامت علیا گلشن پارک لاہور:** 18/جولائی کو شالامار باغ میں دوڑ اور واک کے ورزشی مقابلہ جات ہوئے ڈاکٹر محمد افضل صاحب نے موسم برسات کی بیماریوں پر لیکچر دیا۔ حاضری انصار 42، خدام 2، اطفال 4 نے حصہ لیا۔

☆ **مجلس دارالنور فیصل آباد:** 11/جولائی کو باغ جناح میں پکنک منائی 29 انصار شامل ہوئے 16/جولائی کو حلقہ کے اجلاس میں 11 انصار شامل ہوئے۔ چوہدری فرید احمد صاحب نے موسم گرما کے امراض کے بارہ میں احتیاطی تدابیر بتائیں۔

☆ **زعامت علیا کریم نگر فیصل آباد:** 11/جولائی کو اراکین مجلس عاملہ اور زعمائے حلقہ جات پر مشتمل وفد نے بیوت الحمد پارک ربوہ میں پکنک منائی، گولا پھینکنا، تھالی پھینکنا، کلائی پکڑنا وغیرہ کے ورزشی مقابلہ جات کروائے گئے۔ مکرم ڈاکٹر عبدالخالق صاحب نائب صدر صف اول و قائد تعلیم، مکرم چوہدری عطاء الرحمٰن صاحب قائد عمومی اور مکرم بشیر احمد سیفی صاحب نے بھی شمولیت فرمائی۔

☆ **مجلس انصاراللہ ضلع سرگودھا:** 3/جولائی کو 39 عہدیداران عاملہ ضلع، نائب ناظمین، بلاک لیڈرز اور نگران حلقہ پر مشتمل قافلہ مکرم صفدر علی وڑائچ صاحب ناظم ضلع سرگودھا کی زیر قیادت بیت الاحمدیہ بھلکہ پہنچا۔ بیت الفضل بھیرہ (جس کی بنیاد حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے رکھی تھی) اور حضور کے مکانات و بیت النور کی زیارت کی گئی۔ مکرم ملک شاہد احمد صاحب زعیم مجلس اور ان کی عاملہ نے مہمان نوازی کی۔

نتیجہ امتحان سہ ماہی دوم 2010ء

قیادت تعلیم مجلس انصار اللہ پاکستان

قیادت تعلیم مجلس انصاراللہ پاکستان کے زیرِ اہتمام امتحان سہ ماہی دوم 2010ء میں پاکستان بھر سے 874 مجالس کے 13573 انصار نے شمولیت کی۔ الحمدللہ علی ذالک۔ **340** انصار نے یہ امتحان نمایاں کامیابی "**خصوصی گریڈ اے**" میں پاس کیا۔

اوّل: مکرم انجینئر محمود مجیب اصغر، دارالصدر شمالی انوار۔ ربوہ

دوم: 1- مکرم ڈاکٹر منصور احمد جوہر ٹاؤن لاہور 2- مکرم عبدالرشید ساٹری۔ عزیز آباد کراچی

سوم: 1- مکرم آرکیٹیکٹ شعیب احمد ہاشمی گلشن اقبال غربی کراچی 2- مکرم میاں مجید الرحمن حمید فیصل ٹاؤن لاہور

3- مکرم بشارت احمد طاہر، کھاریاں شہر

اگلی دس پوزیشنز حاصل کرنے والے انصار: مکرم منصور احمد لکھنوی (گلشن اقبال شرقی۔ کراچی) مکرم ماسٹر عبدالرحمن (سیالکوٹ شہر) مکرم عمر حیات (فیکٹری ایریا سلام۔ ربوہ) مکرم چوہدری اقبال حسین (النور۔ راولپنڈی) مکرم عظمت حسین شہزاد (فضل عمر۔ فیصل آباد) مکرم مبشر احمد کھوکھر (بیت الحمد۔ راولپنڈی) مکرم رحمت علی ظہور (شالامار ٹاؤن۔ لاہور) مکرم مسعود احمد (باب الابواب شرقی۔ ربوہ) مکرم زاہد مسعود خان (دارالذکر۔ فیصل آباد) مکرم مرزا عبدالرشید (دارالعلوم غربی صادق۔ ربوہ)

خصوصی گریڈ حاصل کرنے والے انصار:

ضلع لاہور: مکرم پروفیسر مرزا مبشر احمد، مکرم پروفیسر (ر) محمد رشید طارق، مکرم عبدالاعلیٰ (بیت الاحد) مکرم محمد ارشاد (بیت التوحید) مکرم نعیم احمد طاہر (دارالذکر) مکرم ضیاء اللہ بھر، مکرم محبوب احمد خان دہلوی (بیت النور) مکرم چوہدری محمد احمد، مکرم ظفر اقبال ہاشمی، مکرم منور احمد ڈار، مکرم ملک محمد نسیم، مکرم چوہدری منیر مسعود، مکرم مبارک احمد شاہد، مکرم لعل خان ناصر (جوہر ٹاؤن) مکرم محمد اقبال بسراء، مکرم ظہور احمد پال (رچنا ٹاؤن) مکرم میاں خالد احسان (چھاؤنی) مکرم محمد قاسم بٹ (نشاط کالونی) مکرم قاضی محمد بشیر (فیصل ٹاؤن) مکرم چوہدری محمد لطیف انور، مکرم بشیر احمد، مکرم ڈاکٹر رمضان محمد زاہد، مکرم محمد اصغر (مغلپورہ) مکرم کمال دین، مکرم ماسٹر بشیر احمد (سلطانپورہ) مکرم سردار علی، مکرم عزیز احمد (شالامار ٹاؤن) مکرم رانا نفیس الرحمن نعیم، مکرم رانا فضل الرحمن نعیم، مکرم شیخ محمد اسلم، مکرم رانا شکور احمد، مکرم چوہدری نصیر احمد شاہد، مکرم کیپٹن (ر) ملک مبارک احمد (گرین ٹاؤن) مکرم سید نوید احمد بخاری (سمن آباد) مکرم ڈاکٹر فضل احمد ناصر، مکرم نور الٰہی بشیر، مکرم خالد مسعود بابر، مکرم نصیر احمد قریشی (گلشن پارک) مکرم ندیم احمد (کوٹ لکھپت) مکرم عباس خان (نشاط کالونی) مکرم عبدالشکور صدیقی (سبزہ زار) مکرم ڈاکٹر محمد صادق جنجوعہ (فیکٹری ایریا شاہدرہ) مکرم شفیق احمد ناصر، مکرم چوہدری ارشاد احمد ورک (گلشن راوی) مکرم رانا نصیر محمد خان (رائے ونڈ)

ضلع کراچی: مکرم مجیب احمد ناصر، مکرم چوہدری ناصر احمد گوندل، مکرم عبدالمجید ناصر (النور) مکرم محمد اکرم قریشی، مکرم نعیم احمد گوندل، مکرم ڈاکٹر شوکت علی (اورنگی ٹاؤن) مکرم مسعود طارق بٹ، مکرم ماسٹر محمود احمد، مکرم شاہد احمد مقصود، مکرم اقبال محمود (بلدیہ ٹاؤن) مکرم خواجہ محمد اقبال ناتک، مکرم سید مبارک احمد (تیموریہ) مکرم رشید احمد، مکرم صلاح الدین، مکرم ارفاق احمد، مکرم لطف الرحمن طاہر، مکرم منور احمد بھٹی، مکرم محمد نسیم تبسم (صدر) مکرم ھبۃ اللہ

کاہلوں، مکرم ناصر احمد طاہر، مکرم محمد عرفان صابر، مکرم آصف محمود کاہلوں (محمود آباد) مکرم محمد یونس، مکرم منیر الدین بھٹی، مکرم محمد رفیق، مکرم چوہدری بشیر الدین محمود، مکرم فضل الٰہی شاہد (ڈرگ روڈ) مکرم اقبال حیدر یوسفی، مکرم سعید احمد، مکرم منیر الدین بھٹی (گلشن جامی) مکرم محمود احمد وینس، مکرم طاہر احمد، مکرم محمد نذیر، مکرم صبغۃ اللہ (کورنگی) مکرم محمد عثمان خان، مکرم مظفر احمد ملک، مکرم محمد اقبال سیٹھی (ڈیفنس) مکرم سید محمد شعیب عمیر، مکرم جمیل احمد بٹ (کلفٹن) مکرم طاہر محمود، مکرم مصور احمد طاہر، مکرم سید منیر احمد (ماڈل کالونی) مکرم مبشر احمد (نارتھ) مکرم سلیم احمد پراچہ، مکرم شیخ وسیم احمد (گلشن اقبال غربی) مکرم ظفر اللہ خان مبشر (گلستان جوہر جنوبی) مکرم محمد فضل احمد (گلستان جوہر شمالی) مکرم بشیر احمد شاہد (گلشن حدید) مکرم عبدالقدوس (گلشن سرسید) مکرم ظفر اقبال وصی ظفر، مکرم محمد حنیف شمس (گلزار ہجری) مکرم ریاض احمد شاد، مکرم محمد سرور، مکرم طارق محمود بھٹی، مکرم ملک محمد شفیق، مکرم تنویر احمد سندھو (رفاہ عام) مکرم ایاز صدیق (گلشن عمیر)

ربوہ: مکرم منور احمد تنویر، مکرم میاں عبدالغفور طور، مکرم مجید احمد، مکرم پروفیسر عبدالباسط (دارالصدر شرقی طاہر) مکرم عزیز الرحمٰن، مکرم بشارت احمد چیمہ (دارالصدر شرقی الف) مکرم نثار احمد طاہر (دارالصدر شمالی انوار) مکرم بشیر احمد شاہد (دارالصدر غربی قمر) مکرم شاہ محمد حامد گوندل، مکرم خدا بخش ناصر، مکرم راؤ سلطان احمد (طاہر آباد جنوبی) مکرم خلیل احمد، مکرم صدیق احمد (طاہر آباد شرقی) مکرم حبیب احمد، مکرم ظفر اللہ، مکرم غلام قادر، مکرم محمد ایوب، مکرم رشید احمد، مکرم مرزا انعام صابر (دارالعلوم جنوبی احمد) مکرم محمد احمد رضوان ہاشمی، مکرم ڈاکٹر تنویر احمد، مکرم ناصر احمد بلوچ، مکرم ناصر محمود عباسی، مکرم محمد صدیق خان، مکرم مبشر احمد کہلوں، مکرم رفیق اللہ خان، مکرم چوہدری اعجاز احمد، مکرم زاہد محمود (دارالعلوم وسطی) مکرم ڈاکٹر مرزا رفیق احمد طاہر (دارالعلوم جنوبی بشیر) مکرم جاوید احمد جاوید (دارالعلوم شرقی برکت) مکرم ولی محمد، مکرم ناصر احمد طاہر (دارالعلوم شرقی نور) مکرم ناصر احمد بھٹی، مکرم مبشر احمد تسلیم (دارالعلوم شرقی مسرور) مکرم سید جماعت علی شاہ (دارالعلوم غربی خلیل) مکرم محمد زاہد، مکرم محمد خان بھٹی، مکرم محمد افضل انور، مکرم عبدالمنان، مکرم طاہر احمد محمود، مکرم وسیم احمد قریشی، مکرم چوہدری اللہ بخش (دارالفتوح غربی) مکرم محمد رمضان، مکرم ملک عبدالمالک (دارالفتوح شرقی) مکرم ناصر احمد ڈوگر، مکرم محمود احمد (ناصر آباد شرقی) مکرم عبدالسبوح بٹ (ناصر آباد جنوبی) مکرم وزیر محمد (دارالنصر شرقی نور) مکرم ماسٹر منیر احمد، مکرم رشید احمد شاعر (دارالنصر وسطی) مکرم لعل الدین صدیقی، مکرم تنویر الدین صابر، مکرم چوہدری تنویر احمد، مکرم حکیم محمد نسیم (دارالنصر غربی اقبال) مکرم طارق سعید (دارالنصر غربی حبیب) مکرم انوار الحق (دارالنصر غربی منعم) مکرم حبیب اللہ شاد، مکرم مظفر احمد (دارالنصر شرقی محمود) مکرم عبدالسمیع خان، مکرم عبدالرشید منگلا (دارالرحمت شرقی بشیر) مکرم نصیر احمد (دارالرحمت شرقی راجیکی) مکرم شیخ محمد نصیر احمد (دارالرحمت غربی) مکرم عبدالرحمٰن عاجز، مکرم ناصر احمد خان (دارالرحمت وسطی) مکرم مرزا محمد برہان شاہین (باب الابواب غربی) مکرم مشتاق احمد (دارالیمن غربی) مکرم محمد انور نسیم، مکرم عبدالبصیر (دارالیمن وسطی) مکرم ملک اللہ بخش، مکرم سید حنیف احمد قمر، مکرم محمد محمود اقبال (کوارٹرز تحریک جدید) مکرم مبارک احمد نجیب (بیوت الحمد) مکرم حافظ پرویز اقبال (شکور پارک) مکرم ملک خلیل احمد ناصر، مکرم صوبیدار خالد اشرف بھٹی (دارالفضل شرقی) مکرم صدیق احمد (دارالفضل غربی فضل) مکرم احسان ایزدساہی (دارالبرکات) مکرم صدیق احمد منور (فیکٹری ایریا احمد) مکرم محمد سلیم جاوید (نصیر آباد رحمٰن)

ضلع فیصل آباد: مکرم ملک محمد سجاد اکبر، مکرم سید مظفر احمد، مکرم محمد اشرف کاہلوں، مکرم اقبال مصطفیٰ، مکرم ملک عبدالحکیم (دارالذکر) مکرم خالد پرویز بٹ، مکرم محمد حنیف ڈوگر، مکرم محمد اصغر عتیق، مکرم ہومیو ڈاکٹر بشیر حسین تنویر (دارالحمد) مکرم محمد رفیق خان، مکرم حافظ محمد اکرم حفیظ (کریم نگر) مکرم مولود احمد خالد، مکرم ملک عبداللطیف (فضل عمر) مکرم قدرت اللہ (دارالنور) مکرم میاں عبدالحفیظ (108/GB گلوٹڑی)

ضلع راولپنڈی: مکرم سعید احمد، مکرم سلیم احمد خالد، مکرم محمد اشرف تنویر، مکرم تصدق حسین قریشی، مکرم سلطان محمود، مکرم منور احمد خالد، مکرم محمد کریم خان، مکرم شیخ افضل الحق، مکرم محمد سلیم جاوید، مکرم صادق مجید اللہ، مکرم وسیم احمد شاکر، مکرم نصیر احمد، مکرم فیاض احمد، مکرم توقیر احمد ملک، مکرم منور احمد ملک، مکرم مرزا رفیق احمد، مکرم مبشر احمد طاہر، مکرم میجر (ر) عظمت جاوید ملک، مکرم مبارک انور ندیم (واہ کینٹ) مکرم مبارک احمد سیف، مکرم کہلوں عمر

ملک (پشاور روڈ) مکرم عبدالکریم باسط (النور) مکرم حکیم ملک محمد رشید (بیت الحمد) مکرم چوہدری مظفر منیر احمد، مکرم کمانڈر ناصر احمد (صدر)

ضلع اسلام آباد: مکرم چوہدری مبارک علی حسنات، مکرم ملک عبدالحمید، مکرم رفیق احمد سعید، مکرم کوکب مقصود احمد، مکرم سید منصور احمد شاہ، مکرم میجر (ر) عبدالرزاق (اسلام آباد جنوبی) مکرم محمد ریاض احمد، مکرم انتصار احمد ازکی (اسلام آباد وسطی) مکرم ایم اے لطیف شاہد (اسلام آباد غربی) مکرم سعید احمد ریحان، مکرم ماجد شاہد (GHS ضلع اسلام آباد)

ضلع بہاولنگر: مکرم خالد محمود باجوہ، مکرم محمد یاسین (ہارون آباد) مکرم مبارک احمد سرویا (ڈاہرانوالہ) مکرم ڈاکٹر محمد سلیم، مکرم یوسف علی خاور (چک 327/HR) مکرم مقبول احمد چوہدری (بہاولنگر شہر) مکرم نذیر احمد (چک 206)

ضلع سرگودھا: مکرم چوہدری شریف احمد ورک، مکرم ملک عبدالسلام، مکرم راجہ ناصر احمد (سرگودھا شہر) مکرم نعمت اللہ جاوید (98 شمالی)

ضلع سیالکوٹ: مکرم رفیق احمد بٹ (ڈسکہ) مکرم جلال الدین شاد (سیالکوٹ شہر) مکرم میاں محمد اعظم، مکرم مشہود احمد (منڈیکی گورایہ) مکرم منور احمد چیمہ (داتا زید کا) مکرم ایم۔ اشفاق احمد (معراجکے)

ضلع ملتان: مکرم ڈاکٹر مرزا نفیس احمد، مکرم محمد لطیف ملک، مکرم چوہدری عبدالمجید، مکرم اشتیاق احمد، مکرم چوہدری محمد اکبر گوندل (ملتان شرقی)

علاقہ سرحد: مکرم مبارک احمد اعوان، مکرم مرزا مبارک احمد، مکرم ارشاد احمد صاحب (پشاور شہر) مکرم سید عبدالکریم طاہر (نوشہرہ کینٹ) مکرم انجینئر طاہر احمد، مکرم محمد اکرم، مکرم حمید الدین احمد (مردان شہر)

ضلع ننکانہ صاحب: مکرم رفیع احمد طاہر، مکرم سعید احمد لاز، مکرم مبارک احمد ناصر (سانگلہ ہل) مکرم منور احمد (سیدوالہ) مکرم داؤد احمد شاکر (ننکانہ صاحب شہر)

ضلع حیدر آباد: مکرم وسیم احمد مغل، مکرم محمد ظفر بھٹی، مکرم پروفیسر مبشر احمد فرخ، مکرم پروفیسر افتخار احمد خان، مکرم نسیم احمد، مکرم محمد شعیب خالد (حیدرآباد شہر) مکرم ریاض احمد، مکرم محمد اشرف ساز (کوٹری) مکرم محمود احمد (بشیر آباد)

متفرق: مکرم سلطان احمد ظفر، مکرم مظفر احمد باجوہ، مکرم سید اعجاز المبارک منیر (ساہیوال شہر) مکرم راجہ خلیل احمد، مکرم مبشر احمد چوہان، مکرم مسعود احمد طور (کھاریاں شہر۔ گجرات) مکرم چوہدری مقصود احمد (بھلیسر الوالہ ضلع گجرات) مکرم حمید اللہ باجوہ، مکرم نثار احمد (بہاولپور شہر) مکرم منصور احمد (اوچ شریف ضلع بہاولپور) مکرم محمود احمد ظفر (جھنگ شہر) مکرم عبدالمجید زاہد (کنری شہر۔ عمرکوٹ) مکرم رانا عبدالقدیر طاہر، مکرم چوہدری نذیر احمد محسن (احمد آباد سٹیٹ ضلع عمرکوٹ) مکرم رشید احمد (علی پور چٹھہ ضلع گوجرانوالہ) مکرم محمد سہیل احمد ضیاء، مکرم محمد حمید الحق (منڈیالہ وڑائچ ضلع گوجرانوالہ) مکرم انجینئر محمد لطیف (گوجرانوالہ کینٹ) مکرم نسیم اقبال گوندل، مکرم خلیل احمد گوندل، مکرم نسیم احمد وسیم (میرپور خاص شہر) مکرم چوہدری نثار احمد، مکرم نصیر احمد (واہل ضلع راجن پور) مکرم شریف احمد قاری، مکرم محمد نعیم (ڈڈوت R.S ضلع جہلم) مکرم خورشید احمد، مکرم مبارک احمد، مکرم مبشر احمد (کھیوڑہ۔ ضلع جہلم) مکرم نذر محمد (سعد اللہ پور ضلع منڈی بہاؤالدین) مکرم منظور احمد طور، مکرم عبدالقیوم (شاہ تاج شوگر ملز ضلع منڈی بہاؤالدین) مکرم بشیر احمد بھٹی (بدین شہر) مکرم نصیر احمد گوندل (کھوسکی۔ ضلع بدین) مکرم کرامت اللہ (سانگھڑ شہر) مکرم مبارک احمد شمس (چک نمبر 24۔ ضلع سانگھڑ) مکرم دوست محمد چٹھہ، مکرم چوہدی رشید احمد (چک 543/E.B ضلع وہاڑی) مکرم مرزا وسیم احمد (خانیوال شہر) مکرم افتخار احمد (جہانیاں ضلع خانیوال) مکرم ڈاکٹر چوہدری ناصر احمد جاوید (حافظ آباد شہر) مکرم چوہدری محمد طفیل (ناروال شہر) مکرم شیخ محمد اجمل (بروری۔ کوئٹہ) مکرم ڈاکٹر ظہیر الدین بٹ (خیرپور شہر) مکرم ناصر احمد چوہدری (پتوکی۔ ضلع قصور) مکرم خلیل احمد (ڈیرہ خلیل۔ ضلع خوشاب) مکرم عبدالباسط، مکرم عبدالرحمٰن بھٹی (میرا بھلاڑکا ضلع میرپور آزاد کشمیر) مکرم میاں عبدالرزاق رازی (میرپور شہر آزاد کشمیر) مکرم ڈاکٹر نصیر احمد شیخ (مظفر آباد شہر۔ آزاد کشمیر)

❀❀❀❀

عید مبارک

ادارہ ماہنامہ انصار اللہ کی طرف سے
جملہ قارئین کرام کی خدمت میں دلی
عید مبارک پیش ہے۔ سانحہ لاہور کے
بعد آنے والی اس عید پر ہم تمام شہداء
کے خاندانوں اور سانحہ کے زخمیوں کو
خصوصیت کے ساتھ عید مبارک کا تحفہ
پیش کرتے ہیں۔ اللہ کرے یہ عید ہم
سب کے لئے حقیقی خوشیاں لانے والی
ہو۔ آمین (ادارہ)

Monthly ANSARULLAH
September 2010
Regd. # CPL-8/MDFD
EDITOR:Muhammad Mahmood Tahir
Ph: (047)-6212982Fax: (047)-6214631(C.Nagar 35460) E-mail:ansarullahpakistan@gmail.com

ربوہ کا ابتدائی دور

ربوہ کے ابتدائی دنوں میں خیمہ کا ایک منظر

A camp at Rabwah in early days

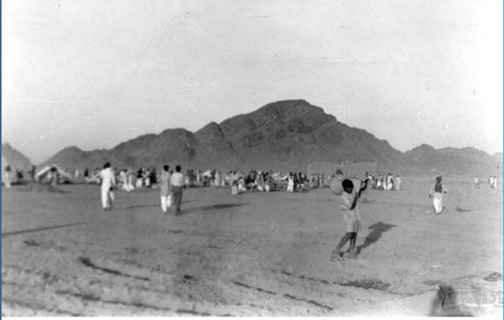

ربوہ کے ابتدائی دنوں کا ایک منظر (۱۹۴۸-۴۹)

Rabwah site in early stage 1948-49

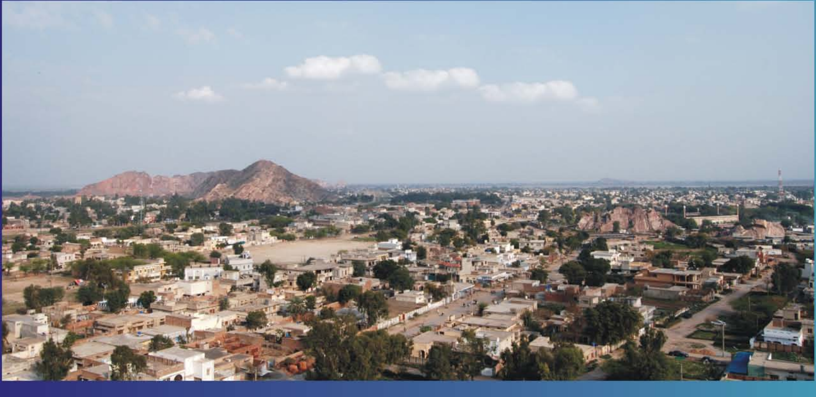

ربوہ کا موجودہ منظر